

وَرَدَّ اسْرَائِيلَ مَائِدًا مَّا لَمْ يَسْطِرْ عَلَيْهِ السَّيْفُ الْيَوْمَ الْاِسْرَائِيلَ عَشْرًا كَوْحًا
سُورَةُ اسْرَائِيلَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ

الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بَرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیْهٖ مِنْ

اٰیٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝۱ وَاٰتَيْنَا مُوسٰی الْكِتٰبَ وَ

جَعَلْنٰهُ هُدٰی لِّبَنِیْ اِسْرٰءِیْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَكِبٰرًا ۝۲

ذُرِّیَّةً مِّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ۝۳

وَقَضٰیۤ اِلٰی بَنِیْ اِسْرٰءِیْلَ فِی الْكِتٰبِ لَتَقْسِدُنَّ فِی الْاَرْضِ

مَرَّتَیْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِیْرًا ۝۴ وَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُولٰٓئِهٖمَا بَعَثْنَا

عَلَيْكُمْ عِبَادًا نَّآوِلٰیۤ اُولٰٓئِیْۤ اَبٰیۤ شَدِیْدٍ فَجَآسُوْا خِلَلَ الدِّیَارِ

وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝۵ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكُرَّةَ عَلَیْهِمْ

وَآمَدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرُ نَفِیْرًا ۝۶

اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لَآنَفْسِكُمْ فَهَآءِ

فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لَیْسُوْۤا وُجُوْهُكُمْ وَّلَیْدٌ خُلُوْا

الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْۤا اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلَیْتَبَرُوْۤا مَا عَلُوْا تَبٰیْرًا ۝۷

سورہ بنی اسرائیل، یہ سورت مکی ہے

سورت کے مقاصد: اللہ تعالیٰ کا اپنے رسول ﷺ کو ثابت قدم رکھنا، واضح دلائل کے ذریعے سے آپ کی تائید کرنا اور مدد و ثابت قدمی کی آپ کو بشارت دینا۔

تفسیر: ① اللہ تعالیٰ پاک اور اپنی قدرت کی وجہ سے اتنا عظیم ہے کہ اس کے سوا کوئی اس جیسی قدرت و طاقت نہیں رکھتا۔ وہی اللہ ہے جس نے اپنے بندے محمد ﷺ کو روح اور جسم کے ساتھ بحالت بیداری رات کے ایک حصے میں مسجد الحرام سے اس مسجد بیت المقدس تک سیر کرائی جس کے آس پاس کی سرزمین کو ہم نے مختلف پھولوں، فصلوں اور انبیاء ﷺ کے گھروں سے برکت دی۔ تاکہ وہ اللہ کی قدرت کی دلیل بننے والی ہماری بعض نشانیاں دیکھیں۔ بلاشبہ وہی سب کچھ سننے والا ہے اور کوئی سنی جانے والی آواز اس سے چھپی نہیں۔ سب کچھ دیکھنے والا ہے کہ کوئی دیکھی جانے والی چیز اس سے چھپی نہیں۔

② ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو تورات عطا کی اور اسے بنی اسرائیل کی ہدایت اور راہنمائی کا ذریعہ بنایا اور ہم نے بنی اسرائیل سے کہا: میرے سوا کسی کو کارساز نہ بناؤ جس کے سپرد تم اپنے معاملات کرو بلکہ مجھ کیلئے ہی پر بھروسہ کرو۔

③ تم ان لوگوں کی نسل سے ہو جنہیں ہم نے نوح علیہ السلام کے ساتھ طوفان میں غرق ہونے سے نجات دے کر ان پر انعام کیا، لہذا تم اس انعام کو یاد کرو، اکیلے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت کر کے اس کا شکر ادا کرو اور اس بارے میں نوح علیہ السلام کی پیروی کرو کیونکہ وہ بہت زیادہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والے تھے۔

④ ہم نے بنی اسرائیل کو خبر دی اور انہیں تورات میں بتایا کہ تم نافرمانیوں اور سرکشی کی وجہ سے زمین میں دو بار فساد برپا کرو گے اور حد سے گزرتے ہوئے لوگوں پر بہت زیادہ ظلم اور زیادتیاں کرو گے۔

⑤ پھر جب ان کی طرف سے پہلا فساد برپا ہوا تو ہم نے ان پر اپنے ایسے بندے مسلط کیے جو نہایت قوت اور سخت گرفت

والے تھے جو انہیں قتل کرتے اور تتر بتر کرتے تھے حتیٰ کہ ان کے گھروں میں گھس کر ہر اس چیز کو برباد کرتے جو ان کے سامنے آتی اور اللہ کا یہ وعدہ ہر صورت پورا ہونا ہی تھا۔

⑥ اے بنی اسرائیل! پھر جب تم نے اللہ کے حضور توبہ کی تو ہم نے تمہیں دوبارہ ان لوگوں پر غلبہ اور حکومت دی جنہیں تم پر مسلط کیا گیا تھا۔ ہم نے مال چھین جانے کے بعد دوبارہ تمہاری مالوں کے ذریعے سے مدد کی اور تمہاری اولاد کے قیدی بن جانے کے بعد اولاد عطا کی اور تمہیں تمہارے دشمن کے مقابلے میں کثیر تعداد والا بنا دیا۔

⑦ اے بنی اسرائیل! اگر تم اپنے اعمال اچھے کر لو اور انہیں اس طریقے کے مطابق کرو جس کا مطالبہ کیا گیا ہے تو اس کا فائدہ خود تمہیں ہوگا۔ اللہ تو تمہارے اعمال سے بے نیاز ہے۔ اگر تمہارے اعمال برے ہوئے تو ان کا وبال بھی تم پر ہے۔ اللہ کو تمہارے نیک اعمال کا کوئی فائدہ ہے نہ برے اعمال کا کوئی نقصان، پھر جب تم نے دوسری مرتبہ فساد کیا تو ہم نے تمہیں رسوا کرنے کے لیے تمہارے دشمن تم پر مسلط کیے اور یہ کہ وہ تمہارے ساتھ ایسا توہین آمیز سلوک کریں جس کے برے اثرات تمہارے چہروں پر نمایاں ہوں اور تاکہ وہ بیت المقدس میں داخل ہوں اور اسے اسی طرح خراب کر دیں جیسے انہوں نے پہلی مرتبہ اس میں داخل ہو کر اسے برباد کیا اور وہ جن شہروں پر غالب آئیں، انہیں پوری طرح تباہ و برباد کر دیں۔

خوف: ⑧ ارشاد باری تعالیٰ: ﴿الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا﴾ میں اشارہ ہے کہ یہ اسلامی حکومت میں داخل ہوگا کیونکہ مسلمانوں کی عبادت گاہ مسجد کھلتی ہے۔

⑨ شکر کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور شکر گزار انبیاء و رسل ﷺ کی پیروی کرنے کا بیان ہے۔

⑩ اللہ تعالیٰ کی حکمت اور دستور ہے کہ وہ فساد کرنے والوں پر ان لوگوں کو مسلط کرتا ہے جو انہیں فساد سے روکتے ہیں تاکہ اصلاح کے حوالے سے اللہ کی حکمت و مصلحت ثابت ہو جائے۔

⑪ اس امت کو نافرمانیوں والے کام کرنے سے ڈرایا گیا ہے تاکہ ان پر آزمائش کا وہ دور نہ آئے جس سے بنی اسرائیل گزرے کیونکہ اللہ کا قانون ایک ہی ہے جو بدلتا ہے نہ ٹل سکتا ہے۔

عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يَرْحَمَكُمْ وَإِنْ عُدْتُمْ عَدْنَا وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ
لِلْكَافِرِينَ حَصِيرًا ۝۸ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَ
يُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا ۝۹
وَأَنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝۱۰
وَيَدْعُ الْإِنْسَانَ بِالشَّرِّ دُعَاءَهُ بِالْخَيْرِ وَكَانَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا ۝۱۱
وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَاتَيْنِ فَمَحْوِنًا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ
النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ
وَالْحِسَابَ وَكُلُّ شَيْءٍ فَضَلْنَاهُ تَفْصِيلًا ۝۱۲ وَكُلُّ إِنْسَانٍ أَلْمَمْتَهُ
طَائِفَةٌ فِي عُنُقِهِ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَشْهُورًا ۝۱۳
إِذَا كُنتَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا ۝۱۴ مَن اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا
يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ
وِزْرًا أُخْرَىٰ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا ۝۱۵ وَإِذَا أَرَدْنَا
أَن نُّهْلِكَ قَرْيَةً أَمْرًا مِّنْ أَمْرِنَا مُتَرَفِّفِيهَا فَنفَسِقُوا فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا
الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا ۝۱۶ وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُونِ مِن
بَعْدِ نُوحٍ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا ۝۱۷

۸ اے بنی اسرائیل! اگر تم اللہ کے حضور توبہ کرو اور اپنے عمل اچھے کر لو تو امید ہے کہ اس سخت انتقام کے بعد تمہارا پروردگار تم پر رحم کرے گا۔ اگر تم نے تیسری مرتبہ یا اس سے زیادہ بار فساد کیا تو ہم بھی تم سے بار بار بدلہ لیں گے۔ ہم نے اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں کے لیے جہنم کو اوڑھنا بچھونا بنا رکھا ہے جس سے وہ الگ نہیں ہوں گے۔

۹ بلاشبہ محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہونے والا یہ قرآن سب سے اچھے راستے کی راہنمائی کرتا ہے اور وہ ہے اسلام کا راستہ۔ یہ اللہ پر ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو ایسی بات کی خبر دیتا ہے جو انہیں خوش کر دیتی ہے اور وہ یہ ہے کہ ان کے لیے اللہ کی طرف سے عظیم ثواب ہے۔

۱۰ جو لوگ قیامت کے دن پر یقین نہیں رکھتے، قرآن انہیں ایسی خبر دیتا ہے جو انہیں نہایت بری لگتی ہے اور وہ یہ کہ ہم نے ان کے لیے قیامت کے دن دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۱۱ انسان جہالت کی بنا پر غصے کے وقت اپنے آپ کو، اپنی اولاد کو اور اپنے مال کو بدعنائیں دیتا ہے، بالکل اسی طرح جیسے وہ اپنے لیے خیر اور بھلائی کی دعائیں کرتا ہے، چنانچہ اگر ہم اس کی یہ بدعنائیں قبول کر لیں تو یقیناً وہ ہلاک ہو جائے اور اس کا مال اور اولاد تباہ ہو جائے۔ انسان پیدا ہی جلد باز ہوا ہے اور اسی لیے کبھی وہ نقصان دہ چیز بھی جلدی مانگ لیتا ہے۔

۱۲ ہم نے رات اور دن ایسی دو علامتیں پیدا کی ہیں جو اپنے لمبے اور مختصر دورانیے اور سرد گرم درجہ حرارت میں اختلاف کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور قدرت کی دلیل پیش کرتی ہیں، چنانچہ ہم نے رات کو آرام اور نیند کے لیے تیار کیا اور دن کو روشن بنا یا تاکہ تم اس میں اللہ کا رزق تلاش کرو جو اس نے اپنے فضل سے تمہارے مقدر میں کر دیا ہے، اور تم دن رات کے ایک دوسرے کے بعد آنے سے برسوں کی کتنی معلوم کرو اور مہینوں، دنوں اور گھنٹوں کے جس حساب کی تمہیں ضرورت ہے، وہ کر سکو۔ چیزوں کو واضح کرنے اور حق کو باطل سے نمایاں کرنے کے

لیے ہم نے ہر چیز کو خوب تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔ ۱۳ ہم نے ہر انسان کے لیے گزے عمل کو اس طرح اس کے ساتھ لگا دیا ہے جیسے ہار گدن کے ساتھ چپکا ہوتا ہے۔ وہ اس سے اس وقت تک جدا نہ ہوگا جب تک اس عمل پر اس کا محاسبہ نہ ہو جائے ہم قیامت کے دن اس کے سامنے ایک کتاب لائیں گے جس میں اس کے اچھے برے تمام اعمال ہوں گے جسے وہ اپنے سامنے پوری طرح کھلا ہوا پائے گا۔ ۱۴ اس دن ہم اس سے کہیں گے: اے انسان! اپنی کتاب (اعمال نامہ) پڑھ اور اپنے اعمال پر اپنا خود ہی حساب کر۔ قیامت کے دن تو خود ہی اپنا حساب لینے کے لیے کافی ہے۔ ۱۵ جس نے ایمان کی ہدایت پائی تو اس کی ہدایت کا ثواب اسے ہی ملے گا اور جو گمراہ ہو تو اس کی گمراہی کا وبال بھی اسی پر پڑے گا۔ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ ہم کسی قوم کو اس وقت تک عذاب نہیں دیتے جب تک ان کی طرف اپنے رسول بھیج کر ان پر حجت قائم نہ کر لیں۔ ۱۶ جب ہم کسی بستی کے ظلم کی وجہ سے اسے تباہ کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم وہاں کے ان لوگوں کو اطاعت گزاری کا حکم دیتے ہیں جنہیں نعمتوں نے مغرور بنا دیا تو وہ حکم کی تعمیل نہیں کرتے بلکہ نافرمانی کرتے ہیں اور اطاعت سے سرکشی کرتے ہیں، پھر ان پر ہماری جڑ سے اکھیڑنے والے عذاب کی بات پوری ہو جاتی ہے تو ہم انہیں مکمل تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔ ۱۷ کتنی ہی جھٹلانے والی قوموں کو ہم نے نوح علیہ السلام کے بعد ہلاک کیا، جیسے: عاد اور ثمود! اور اے رسول! آپ کا رب اپنے بندوں کے گناہوں کی پوری خبر رکھنے والا، سب کچھ دیکھنے والا کافی ہے۔ اس سے ان کا کوئی گناہ پوشیدہ نہیں اور وہ ضرور ان پر انہیں بدلہ دے گا۔

خبر: جو شخص قرآن کی ہدایت سے رہنمائی لے، وہ اپنے تمام معاملات میں سب لوگوں سے زیادہ کامل، سیدھا اور ہدایت یافتہ ہوتا ہے۔

آل اولاد اور اپنی ذات کے لیے بدعائیں کرنے سے ڈرایا گیا ہے۔

دن اور رات کی کمی بیشی، ان دونوں کا ایک دوسرے کے بعد آنا جانا اور دن کی روشنی اور رات کی تاریکی، یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، اس کے وجود اور کمال علم و قدرت پر دلالت کرتی ہیں۔

یہ آیات شخصی جواب دہی کے نقطہ آغاز کو ثابت کرتی ہیں جو کہ اللہ کی طرف سے عدل اور اس کی اپنے بندوں پر شفقت و مہربانی پر مبنی ہے۔

18 جو نیکی کے کاموں سے صرف دنیاوی زندگی کا طلب گار ہو اور آخرت پر ایمان لائے نہ اس کی پروا کرے، تو ہم اسے یہاں فوراً وہ دیتے ہیں جو ہم چاہیں نہ کہ وہ نعمتیں جو وہ چاہے، یہ بھی اسے جس کو ہم دینا چاہیں، پھر ہم اس کے لیے جہنم مقرر کر دیتے ہیں جس میں وہ روز قیامت داخل ہو کر اس کی گرمی کا سامنا کرے گا جبکہ وہ اپنے دنیا منتخب کرنے اور آخرت کا انکار کرنے کی وجہ سے نہایت مذموم اور اللہ کی رحمت سے دھنکارا ہوا ہوگا۔ 19 جس نے نیکی کے کاموں سے آخرت کے ثواب کا ارادہ کیا اور اس کے لیے طلبِ شہرت اور دکھاوے سے دور رہ کر خوب محنت کی بشرطیکہ وہ ان چیزوں پر ایمان رکھتا ہو جن پر ایمان لانا اللہ تعالیٰ نے واجب قرار دیا ہے تو ان صفات کے حامل لوگوں کی محنتیں اللہ کے ہاں قبول ہوں گی اور وہ انھیں ضرور ان کا صلہ دے گا۔ 20 اے رسول! ہم نیک و بد دونوں گروہوں کو آپ کے رب کے انعامات میں سے بغیر کسی رکاوٹ کے مسلسل نوازے جا رہے ہیں اور دنیا میں کسی ایک سے بھی، چاہے وہ نیک ہو یا بد، آپ کے پروردگار کی بخشش روکی نہیں جاتی۔ 21 اے رسول! غور کریں کہ ہم نے دنیا میں مال و دولت اور مرتبوں میں انھیں کس طرح ایک دوسرے پر فضیلت دے رکھی ہے اور آخرت تو نعمتوں کے درجات میں فرق اور فضیلت کے لحاظ سے دنیا کی زندگی سے کہیں زیادہ بڑی ہے، اس لیے مومن کو اس کا طلب گار ہونا چاہیے۔ 22 اے بندے! اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود نہ بنا جس کی تو عبادت کرے ورنہ تو اللہ کے سامنے بھی قابلِ مذمت ہوگا اور اللہ کے نیک بندوں میں سے بھی کوئی تیری تعریف نہیں کرے گا۔ ایسا بے یار و مددگار اور رسوا ہوگا کہ کوئی تیرا مددگار نہ ہوگا۔ 23 اے بندے! تیرے رب نے تجھے حکم دیا ہے اور فرض کیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے اور اس نے والدین سے حسن سلوک کا حکم دیا ہے، بالخصوص جب وہ بوڑھے ہو جائیں، چنانچہ اگر والدین میں سے کوئی ایک یا دونوں تیری موجودگی میں بوڑھے ہو جائیں تو ایسی بات کر کے جو ان سے تنگ پڑنے کی نشاندہی کرتی ہو، ان سے گھٹن محسوس نہ کرنا، نہ انھیں جھڑکانا اور نہ ان سے سخت بات کرنا، بلکہ ان سے نہایت نرمی اور شفقت کے ساتھ ادب و احترام سے بات کرنا۔ 24 اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان سے تواضع سے پیش آنا

2
12
2

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ لِمَنْ نُرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلُهُ مَا مَدَّ مُوْماً مَدَّ حُورًا ۱۸ وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَى لَهَا سَعِيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُورًا ۱۹ كَلَّا تُمَدُّ هُورًا ۲۰ وَهُوَ أَرَادَ مِنْ عَطَاءِ رَبِّكَ وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا ۲۱ أَنْظُرْ كَيْفَ فَضَلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ ۖ وَاللَّخِرَةُ أَكْبَرُ دَرَجَاتٍ وَأَكْبَرُ تَفْضِيلًا ۲۲ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُومًا مَلْحُودًا ۚ لَئِن لَّمْ يَؤْتِ رِيبَكَ رَبُّكَ ۚ لَآتِعْبُدُ ۖ وَالْآيَاتُ يَا وَيْلَهُ ۚ وَاللَّذِينَ أَحْسَنَٰنًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا آيٌ وَلَا تُنَهِّرَهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ۲۳ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذَّلِيلِ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْتَنِي صَغِيرًا ۲۴ رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ إِنْ تَكُونُوا صَادِقِينَ فَإِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا ۲۵ وَإِذْ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْيَسِيلَ ۖ وَالْأَبْنَ السَّبِيلِ ۖ وَلَا تَبْدِرْ بَدْرَيْكُمَا ۖ إِنَّ الْبَدْرَيْنِ كَانُوا الْخَوَانَ السَّيْطِينِ ۖ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا ۲۶ وَإِنَّمَا تَعْرِضُ عَنْهُمْ أَيْتَاءَ رَحْمَةٍ مِّن رَّبِّكَ تَرْجُوهَا فَقُلْ لَهُمْ قَوْلًا مَّيْسُورًا ۲۷ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا ۲۸

284

اور یوں کہتے رہنا: اے میرے رب! انھوں نے بچپن میں جو میری پرورش کی، اس کے باعث ان پر نرم فرما نا۔ 25 اے لوگو! عبادت، نیک عمل اور والدین سے حسن سلوک کے بارے میں تمہارے دلوں میں اپنے پروردگار کے لیے جو خلاص ہے، وہ اسے بہت اچھی طرح جانتا ہے۔ اگر عبادت میں اور والدین کے ساتھ برتاؤ وغیرہ میں تمہاری نیت اچھی ہے تو اللہ ان لوگوں کو بے حد بخشنے والا ہے جو اس کے حضور بار بار توبہ کرتے ہیں، چنانچہ جس نے اپنے رب کی اطاعت اور والدین کی فرمانبرداری کے بارے میں اپنی پچھلی زندگی کی کوتاہیوں پر توبہ کی، اللہ تعالیٰ اسے معاف کرنے والا ہے۔ 26 اے مومن بندے! اپنے قریبی رشتے دار کو صلہ رحمی سے اُس کا حق دواور فقیر و محتاج کو بھی دواور سفر میں جس کے اسباب ختم ہو جائیں، اس کو بھی دواور اپنا مال گناہ، نافرمانی یا فضول خرچی میں ضائع نہ کرو۔ 27 بلاشبہ نافرمانی کے کاموں میں اپنے مال خرچ کرنے والے اور فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔ وہ انھیں فضول خرچی اور اسراف کا جو حکم دیتے ہیں، وہ اس میں ان کی اطاعت کرتے ہیں اور شیطان اپنے رب کا بہت ناشکر ہے۔ وہ وہی کام کرتا ہے جو اللہ کی نافرمانی والا ہو اور اس کام کا حکم دیتا ہے جس سے اس کا رب ناراض ہو۔ 28 اگر آپ انھیں دینے سے قاصر ہوں، اس لیے کہ آپ کے پاس انھیں دینے کے لیے کچھ نہ ہو جبکہ آپ اس انتظار میں ہوں کہ اللہ آپ کے لیے رزق فراخ کر دے گا تو بھی آپ عمدگی اور نرمی سے انھیں بات سمجھادیں، مثلاً: ان کے لیے رزق کے کھلا ہونے کی دعا کر دیں یا ان سے دینے کا وعدہ کر لیں کہ اگر اللہ نے مال دیا تو انھیں دیں گے۔ 29 آپ خرچ کرنے سے اپنا ہاتھ نہ روکیں اور نہ خرچ کرنے میں فضول خرچی سے کام لیں ورنہ آپ ملامت کا نشانہ بنیں گے۔ اگر آپ خرچ کرنے سے اپنا ہاتھ روکیں گے تو لوگ آپ کے بغل پر آپ کو ملامت کریں گے اور آپ کے اسراف کی وجہ سے بھی خرچ کرنے میں رکاوٹ آجائے گی، پھر آپ کو خرچ کرنے کے لیے کچھ نہیں ملے گا۔

خوائد: آدمی کو چاہیے کہ طاقت کے مطابق خیر اور بھلائی کے کام کرے اور جس کی استطاعت نہیں رکھتا، وہ کرنے کی نیت رکھے تاکہ اس پر بھی اسے ثواب ملے۔ ﴿دنیا کی نعمتوں کو اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے پر بطور دلیل پیش نہیں کیا جاسکتا کیونکہ دنیا بعض اوقات اس کو بھی حاصل ہوتی ہے جو مومن نہیں ہوتا اور اس کا انجام اللہ کے عذاب کی طرف لوٹنا ہوتا ہے۔﴾ والدین سے حسن سلوک فرض اور ضروری ہے۔ والدین کی عظیم فضیلت کے باعث اللہ تعالیٰ نے ان کی شکرگزاری کو اپنی شکرگزاری کے ساتھ ملا کر ذکر کیا ہے۔ ﴿اسلام فضول خرچی کو حرام قرار دیتا ہے اور فضول خرچی یہ ہے کہ مال ناحق خرچ کیا جائے۔﴾ اعلیٰ ادب یہ ہے کہ قریبی رشتے داروں کو اگر خالی ہاتھ لوٹنا ہو تو بھی بڑی نرمی سے ایسا کرنا چاہیے، آسائش کے وقت ان سے تقواں کا وعدہ کرنا چاہیے اور اس انداز سے ان سے معذرت کرنی چاہیے جو قابل قبول ہو۔

إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ
 خَبِيرًا بَصِيرًا ۝ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشِيَةَ إِمْلَاقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ
 وَإِيَّاكُمْ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطَاً كَبِيراً ۝ وَلَا تَقْرَبُوا الرِّزْنَ إِنَّهُ كَانَ
 فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا ۝ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا
 بِالْحَقِّ وَمَن قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لَوْلِيهِ سُلْطٰنًا فَلْيُصْرِفْ
 فِي الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُورًا ۝ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي
 هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ
 مَسْئُولًا ۝ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطِ أَيْسَ السُّتَيْمِ
 ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۝ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ
 السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عِنْدَهُ مَسْئُولًا ۝ وَلَا
 تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَن تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَن تَبْلُغَ الْجِبَالَ
 طُولًا ۝ كُلُّ ذَلِكُمْ كَانَ سَيِّئُهُ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوهًا ۝ ذَلِكَ مِمَّا
 أَوْحَىٰ إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ
 فَتُلْقَىٰ فِي جَهَنَّمَ مَلُومًا مَّدْحُورًا ۝ أَفَأَصْفُكُمْ رَبُّكُم بِالْبَنِينَ وَ
 اتَّخَذَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِنَاثًا إِنَّكُمْ لَتَقُولُونَ قَوْلًا عَظِيمًا ۝

30 بلاشبہ آپ کا رب جسے چاہتا ہے، وافر روزی عطا کرتا ہے اور اپنی کمال حکمت سے جس کی چاہتا ہے روزی تنگ کر دیتا ہے۔ یقیناً وہ اپنے بندوں کی پوری خبر رکھنے والا، خوب دیکھنے والا ہے۔ اس پر ان کی کوئی چیز چھپی نہیں اور وہ جیسے چاہے ان میں اپنا حکم جاری کرنے والا ہے۔ 31 تم اپنی اولاد کو مستقبل میں فقر کے ڈر سے قتل نہ کرو کہ جب تم ان پر خرچ کرو گے تو فقیر ہو جاؤ گے۔ ان کی روزی کے ہم ذمے دار ہیں اور خود تمہارا رزق بھی ہمارے ذمے ہے۔ بلاشبہ ان کا قتل کبیرہ گناہ ہے کیونکہ ان کا کوئی گناہ ہے نہ ایسی بات جس کے باعث انہیں قتل کرنا ضروری ہو۔ 32 زنا سے بچ کر رہو اور اس پر آمادہ کرنے والے امور سے بھی دور رہو، بلاشبہ یہ انتہائی بری حرکت اور نہایت برا طریقہ ہے جو نسب کو مفلطہ کر دیتا اور اللہ کے عذاب کی طرف لے جاتا ہے۔ 33 اور اس شخص کو قتل نہ کرو جس کا خون اللہ تعالیٰ نے ایمان یا امان کی وجہ سے محفوظ قرار دیا ہے الا یہ کہ وہ مرتد ہونے یا شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرنے یا قصاص کی وجہ سے قتل کا حقدار ٹھہرے۔ جو کوئی کسی جائز سبب کے بغیر مظلوم قتل ہو اتنا ہم نے اس کے معاملات کے ذمے دار وارث کو قاتل پر غلبہ اور اختیار دیا ہے۔ وہ چاہے تو قصاص میں اس کے قتل کا مطالبہ کرے، چاہے تو کچھ لیے بغیر معاف کر دے اور چاہے تو دیت لے کر معاف کر دے۔ سو اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس حد سے تجاوز کرے جو اللہ نے اس کے لیے مباح کی ہے، مثلاً: قاتل کا منہ نہ کرے، یا ایسی چیز سے قتل کرے جس کے ساتھ اس کا مقتول قتل نہیں کیا گیا یا قاتل کے علاوہ کسی دوسرے شخص کو قتل کر دے۔ بے شک و ارث کو اللہ کی طرف سے مدد اور تائید حاصل ہے۔ 34 جن بچوں کا باپ فوت ہو جائے، ان کے بالغ اور بھجھدار ہونے تک ان کے مال میں تصرف نہ کرو مگر ایسے طریقے سے جو اسے بڑھانے اور اس کی حفاظت کے لیے بہتر ہو۔ تمہارے اور اللہ کے درمیان جو معاہدہ ہے، اسے پورا کرو۔ اسی طرح تمہارے اور اس کے بندوں کے ساتھ جو معاہدے ہیں، انہیں بھی بغیر کسی کمی بیشی اور عہد شکنی کے پورا کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ عہد کرنے والے سے قیمت کے دن پوچھے گا کہ کیا اس نے وہ پورا کیا

تھا، پھر اسے ثواب دے گا، یا پورا نہیں کیا تھا تو اسے سزا دے گا۔ 35 جب تم کسی دوسرے کو ناپ کر دو تو پورا ناپو اور اس کا نقصان نہ کرو اور عدل کے ترازو سے وزن کرو جس میں کوئی کمی بیشی نہ ہو۔ ناپ اور تول پورا کرنا تمہارے لیے دنیا و آخرت میں بہتر ہے اور یہ ناپ اور تول میں ڈنڈی مار کر کمی کرنے سے انجام اور نتیجے کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔ 36 اے ابن آدم! جس چیز کا تجھے علم نہیں، اس کے پیچھے نہ لگ ورنہ تو بدگمانیوں اور اندازوں کے سراپ میں ڈوبنا چلا جائے گا۔ بلاشبہ انسان نے خیر و شر کے جس کام میں کان، آنکھیں اور دل استعمال کیے، اس کے بارے میں اس سے باز پرس ہوگی اور خیر پر ثواب اور شر پر سزا ملے گی۔ 37 زمین میں تکبر اور غرور سے نہ چلو، بلاشبہ اگر تم اس میں فخر و غرور سے چلو گے تو اپنی اس چال سے زمین کو بھاڑ سکتے ہو نہ کسی صورت اپنے قدموں سے زمین کی لمبائی اور بلندی میں پہاڑوں کو پہنچ سکتے ہو، پھر تکبر کس بات کا؟! 38 اے انسان! مذکورہ بالا تمام چیزوں میں سے جو بری ہیں، وہ تیرے رب کے نزدیک ممنوع ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا ارتکاب کرنے والے کو پسند نہیں کرتا بلکہ اس سے نفرت کرتا ہے۔ 39 جن حکم کردہ کاموں اور ممنوعات کی ہم نے وضاحت کی ہے، یہ حکمت کی ان باتوں میں سے ہیں جو آپ کے رب نے آپ کی طرف وحی کی ہیں۔ اے انسان! تو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود نہ بنا ورنہ قیمت کے دن تجھے ملامت زدہ کر کے جہنم میں پھینکا جائے گا کہ تو خود بھی اپنے آپ کو ملامت کر رہا ہوگا اور لوگ بھی تجھے ملامت کر رہے ہوں گے۔ تجھے ہر خیر سے دھتکار دیا جائے گا۔ 40 اے فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہنے والے مشرکوں! کیا بیٹوں کے لیے تو تمہارے رب نے تمہیں جن لیا ہے اور خود اپنے لیے فرشتوں کو بیٹیاں بنا لیا؟ اللہ اس سے بہت بلند ہے جو تم کہتے ہو۔ یقیناً تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں ایسی بات کرتے ہو جو انتہائی بری ہے کہ تم اس کی طرف اولاد کی نسبت کرتے ہو اور اس کے ساتھ کفر میں اتنے آگے چلے گئے ہو کہ اس کے لیے بیٹیوں کا دعویٰ کرتے ہو۔

فوائد: اللہ تعالیٰ والدین کے اولاد پر رحم کرنے سے بھی زیادہ لوگوں پر رحم کرنے والا ہے، اس لیے اس نے والدین کو منع کر دیا کہ وہ فقر اور بھوک کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل کریں اور اس نے سب کی روزی کی ذمے داری لے رکھی ہے۔ ان آیات سے ثابت ہوا کہ قتل کے حوالے سے مقتول کے وارث کو حق ہے، لہذا اس کی اجازت کے بغیر قصاص نہیں لیا جائے گا اور اگر وہ معاف کر دے تو قصاص ساقط ہو جائے گا۔ یتیم پر اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم اور اس کی رحمت ہے کہ اس نے اس کی پرورش کرنے والوں کو اس کے بالغ اور سمجھدار ہونے تک اس کی اور اس کے مال کی حفاظت اور اس کی اصلاح و ترقی کا ذمہ دار قرار دیا۔ یہ دعویٰ کرنا کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں، بہت بڑا جھوٹ اور اللہ کے نزدیک بہت بڑے گناہ کی بات ہے۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ لِيَذَّكُرُوا وَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا نُفُورًا ﴿٤١﴾
 لَوْ كَانَ مَعَهُ آلِهَةٌ كَمَا يَقُولُونَ إِذْ الْأَبْتَعُوا إِلَىٰ ذِي الْعَرْشِ سَبِيلًا ﴿٤٢﴾
 سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يَقُولُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا ﴿٤٣﴾ تَسْبِيحُ لَهُ السَّمَوَاتُ السَّبْعُ
 وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَكِنْ لَا
 تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ﴿٤٤﴾ وَإِذَا قُرَأَتِ الْقُرْآنُ
 جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ جَابًا مَسْتُورًا ﴿٤٥﴾
 وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا وَإِذَا
 ذُكِرَتِ رَبُّكَ فِي الْقُرْآنِ وَحْدَهُ وَلَوْ عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ نُفُورًا ﴿٤٦﴾ نَحْنُ
 أَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُونَ بِهِ إِذْ يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ وَإِذْ هُمْ نَجْوَىٰ إِذْ
 يَقُولُ الظَّالِمُونَ إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَسْحُورًا ﴿٤٧﴾ أَنْظِرْ كَيْفَ ضَرَبُوا
 لَكَ الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا ﴿٤٨﴾ وَقَالُوا إِذَا كُنَّا
 عِظَامًا وَرَفَاتًا إِنْ نَا الْبَعُوثُونَ خَلْقًا جَدِيدًا ﴿٤٩﴾ قُلْ كُونُوا حِجَارَةً
 أَوْ حَدِيدًا ﴿٥٠﴾ أَوْ خَلْقًا مِمَّا يَكْبُرُ فِي صُدُورِكُمْ فَسَيَقُولُونَ مَنْ
 يُعِيدُنَا قُلِ الَّذِي فَطَرَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَسَيُنْغِضُونَ إِلَيْكَ
 رُءُوسَهُمْ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هُوَ قُلْ عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ قَرِيبًا ﴿٥١﴾

﴿٤١﴾ اور ہم نے اس قرآن میں ہر طرح کے احکام، نصیحتیں، مثالیں اور واقعات کھول کر بیان کر دیے ہیں تاکہ لوگ ان سے نصیحت پکڑیں اور اس راستے پر چلیں جو ان کے لیے نفع بخش ہے اور نقصان والی راہ چھوڑ دیں لیکن صورت حال یہ ہے کہ بعض لوگ جن کی فطرت بگڑ چکی ہے، وہ اس قرآن کی وجہ سے حق سے اور زیادہ دور ہو جاتے ہیں اور اس سے ان کی نفرت بڑھتی ہے۔ ﴿٤٢﴾ اے رسول! ان مشرکوں سے کہہ دیں: اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور موجود ہوتے جس طرح وہ جھوٹ اور بہتان گھڑتے ہیں تو یہ من گھڑت معبود ضرور عرش والے اللہ کی طرف راہ ڈھونڈ نکالتے تاکہ اس کی بادشاہت پر غالب آسکیں اور اس سے اقتدار چھین سکیں۔ ﴿٤٣﴾ اللہ تعالیٰ ان صفات سے بری اور پاک ہے جو مشرکین اس سے منسوب کرتے ہیں اور وہ ان کی ایسی باتوں سے بہت بلند اور بڑا ہے۔ ﴿٤٤﴾ سارے آسمان اللہ کی تسبیح کرتے ہیں اور زمین بھی اللہ کی تسبیح کرتی ہے، نیز آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوقات اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہیں۔ ایسی کوئی چیز نہیں جو تعریف کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان نہ کرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح کی کیفیت نہیں سمجھتے، تم صرف اس کی تسبیح سمجھ سکتے ہو جو تمہاری زبان میں تسبیح کرے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نہایت حوصلے والا ہے جو جلد سزا نہیں دیتا اور جو اس کے حضور توبہ کرے، اسے بہت بخشنے والا ہے۔ ﴿٤٥﴾ اے رسول! جب آپ قرآن پڑھتے ہیں اور کافر اس میں موجود ڈانٹ ڈپٹ اور وعظ و نصیحت سنتے ہیں تو ہم آپ کے اور قیامت پر ایمان نہ لانے والوں کے درمیان ایک پوشیدہ پردہ ڈال دیتے ہیں جو انہیں قرآن سمجھنے نہیں دیتا۔ یہ ان کے لیے ان کے منہ پھیرنے کی سزا ہے۔ ﴿٤٦﴾ اور ان کے دلوں پر ہم نے پردے ڈال دیے ہیں تاکہ وہ قرآن نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں ڈانٹ لگا دیے ہیں تاکہ وہ اس کا مفید سماع نہ کر سکیں۔ جب آپ قرآن میں اپنے اکیلے رب کا ذکر کرتے ہیں اور ان کے خود ساختہ اور من گھڑت خداؤں کا ذکر نہیں کرتے تو وہ اللہ کی خالص توحید سے دور بھاگتے ہوئے اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاتے ہیں۔ ﴿٤٧﴾ ہم ان کے سرداروں کے قرآن سننے کا طریقہ جانتے ہیں۔ وہ ہدایت حاصل

کرنے کے ارادے سے سنتے ہی نہیں بلکہ وہ چاہتے ہیں کہ آپ کی قراءت کے وقت مذاق اڑائیں اور شور و غل کریں۔ ہم ان کی سرگوشیوں کو بھی اچھی طرح جانتے ہیں جو وہ جھٹلائے اور قرآن سے روکنے کے لیے کرتے ہیں۔ جب کفر کرنے کے خود پر ظلم کرنے والے یہ لوگ کہتے ہیں: اے لوگو! تم اس شخص کی فرماں برداری میں لگے ہو جس پر جادو کر دیا گیا ہے اور اس کی عقل جاتی رہی ہے۔ ﴿٤٨﴾ اے رسول! غور کریں، تاکہ آپ کو توجہ ہو کہ وہ کس طرح کی مختلف مذموم صفات آپ سے منسوب کر رہے ہیں۔ درحقیقت وہ حق سے بہک گئے اور پھر گئے ہیں، اس لیے وہ راہ حق کی طرف ہدایت نہیں پارہے۔ ﴿٤٩﴾ مشرکوں نے دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کرتے ہوئے کہا: کیا جلا جب ہم مرجائیں گے اور ہڈیاں ہو جائیں گے اور ہمارے جسم بوسیدہ ہو جائیں گے تو نئے سرے سے ہم اٹھائے جائیں گے؟ یہ تو بڑی ناممکن سی بات ہے۔ ﴿٥٠﴾ اے رسول! ان سے کہہ دیں: اے مشرک! اگر تم طاقت رکھتے ہو تو پتھروں کی طرح سخت ہو جاؤ یا قوت و مضبوطی میں لوہا بن جاؤ اور تم ہرگز اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ ﴿٥١﴾ یا ان دونوں سے بڑی کوئی ایسی مخلوق بن جاؤ جو تمہارے دلوں میں ان سے زیادہ بڑی ہو، پھر بھی اللہ تعالیٰ تمہیں ایسے ہی لوٹائے گا جیسے اس نے تمہیں پہلی مرتبہ بنا دیا تھا اور جس طرح اس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا، اسی طرح تمہیں زندہ کرے گا تو بھی یہ سرکش یہی کہیں گے: ہمیں مرنے کے بعد دوبارہ کون زندہ کرے گا؟ ان سے کہہ دیں: تمہیں وہ ذات دوبارہ اٹھائے گی جس نے تمہیں پہلی بار بغیر کسی سابقہ نمونے کے بنایا، پھر یہ لوگ آپ کے جواب کا مذاق اڑاتے ہوئے سر ہلا ہلا کر اور اسے ناممکن سمجھتے ہوئے کہیں گے: اچھا یہ لوٹنا ہے کب؟ ان سے کہہ دیں: ہو سکتا ہے وہ قریب ہی ہو، کیونکہ ہر آنے والی چیز قریب ہے۔

نوائف: ﴿٤١﴾ اکثر لوگوں کے حق سے دشمنی رکھنے اور جس باطل پر وہ ہیں، اس سے محبت کرنے کی بنا پر اللہ کی آیات ان کو نفرت ہی میں بڑھاتی ہیں۔ ﴿٤٢﴾ آسمانوں اور زمین کی ہر مخلوق اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتی ہے، اس لیے بندے کو چاہیے کہ وہ بھی تسبیح اور حمد بیان کرے۔ ایسا نہ ہو کہ دیگر مخلوقات تسبیح میں اس سے سبقت لے جائیں۔ ﴿٤٣﴾ یہ بندوں پر اللہ کی نرمی ہے کہ وہ ان کی غفلت اور برے کاموں کے باوجود انہیں جلد نہیں پکڑتا، اس لیے کہ اس کی رحمت اس کے غضب سے بڑھی ہوئی ہے۔

يَوْمَ يَدْعُوكُمْ فَتَسْتَجِيبُونَ بِمَدَاهٍ وَتَقْنُونَ إِنْ لَيْسَتْ إِلَّا
 قِيلًا ۗ وَقُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ
 بَيْنَهُمْ ۗ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِينًا ۗ رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِكُمْ
 إِنْ يَشَأْ يُرْحَمَكُمُ أَوْ إِنْ يَشَأْ يُعَذِّبْكُمْ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا ۗ
 وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ
 النَّبِيِّينَ عَلَى بَعْضٍ وَاتَّبَعْنَا أَوْلَادَ ذُرِّيَّتِهِ ۗ قُلْ ادْعُوا الَّذِينَ رَعَيْتُمْ
 مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضَّرْعِ عَنْكُمْ وَلَا تَحْيُوتُمْ أُولَئِكَ
 الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَعُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمْ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ
 رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ ۗ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا ۗ وَإِنْ
 مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَوْ مُعَذِّبُوهَا عَذَابًا
 شَدِيدًا كَانَ ذَلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ۗ وَمَا مَنَعَنَا أَنْ نُرْسِلَ
 بِالْآيَاتِ إِلَّا أَنْ كَذَّبَ بِهَا الْأَوَّلُونَ ۗ وَاتَّبَعْنَا مَثَلَهُ نَارًا مُبْصِرَةً
 فَظَلَمُوا بِهَا ۗ وَمَا نُرْسِلُ بِالْآيَاتِ إِلَّا تَخْوِيفًا ۗ وَإِذْ قُلْنَا لَكَ إِنَّ رَبَّكَ
 أَحَاطَ بِالنَّاسِ وَمَا جَعَلْنَا الرَّءْيَا الَّتِي آرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ وَ
 الشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ وَنُوحُوا فِيهَا ۗ وَمَا يُرِيدُ اللَّهُ إِلَّا الْغِيَاثَ الْكَبِيرَ ۗ

اللہ تمہیں اس دن لوٹائے گا جس دن وہ تمہیں میدانِ محشر میں بلائے گا تو تم اس کی تعریف کرتے ہوئے تعیل ارشاد کرو گے اور خیال کرو گے کہ زمین میں تم نہایت ٹھوڑا عرصہ ہی رہے ہو۔ (53) اے رسول! مجھ پر ایمان لانے والے میرے بندوں سے کہہ دیں: آپس میں گفتگو کرتے وقت نہایت اچھی بات منہ سے نکال کریں۔ بری اور نفرت پھیلانے والی بات سے اجتناب کریں کیونکہ شیطان اس موقع سے ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے اور ان کی دنیا اور آخرت کی زندگی خراب کرنے کے لیے ان کے درمیان فساد پھیلانے کی کوشش کرتا ہے۔ بلاشبہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے، اس لیے انسان کو چاہیے کہ اس سے بچ کر رہے۔ (54) اے لوگو! تمہارا رب تمہیں خوب جانتا ہے اور اس سے تمہاری کوئی چیز چھپی نہیں۔ اگر وہ تم پر رحم کرنا چاہے تو تمہیں ایمان اور نیک عمل کی توفیق دے کر تم پر رحم کرے اور اگر تمہیں عذاب دینا چاہے تو تمہیں ایمان سے بھٹکا کر اور کفر پر ممت دے کر عذاب دے۔ اور اے رسول! ہم نے آپ کو ان کا ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا کہ آپ انہیں ایمان لانے پر مجبور کریں، انہیں کفر سے روکیں اور ان کے اعمال کا محاسبہ کریں۔ آپ کی ذمہ داری صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے جو پیغام پہنچانے کا آپ کو حکم دیا ہے، وہ پہنچا دیں۔ (55) اور اے رسول! آپ کا رب ان سب کو جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، خوب جانتا ہے اور ان کے حالات اور جس کے وہ حق دار ہیں، سب کچھ اچھی طرح جانتا ہے۔ اور ہم نے بعض نبیوں کو بعض پر ان کے پیروکار زیادہ کر کے اور کتنا میں نازل کر کے فضیلت بخشی اور داؤد کو عظیم کتاب زبور عطا کی۔ (56) اے رسول! ان مشرکوں سے کہہ دیں: اے مشرک! اگر تم پر کوئی مصیبت آئے تو انہیں پکارو جنہیں تم اللہ کے علاوہ معبود سمجھتے ہو، تو وہ تم سے تمہاری مشکل دور نہیں کر سکیں گے اور اپنی بے بسی کی وجہ سے اس مشکل کو کسی دوسرے کی طرف منتقل بھی نہیں کر سکیں گے، اور جو عاجز اور بے بس ہو، وہ معبود نہیں ہو سکتا۔ (57) یہ لوگ فرشتوں وغیرہ میں سے جنہیں پکارتے ہیں، وہ تو خود ایسے نیک اعمال کے طلب گار ہوتے ہیں جن سے انہیں اللہ کا قرب نصیب ہو اور وہ اطاعت گزاری کے ذریعے سے اللہ کا قرب

حاصل کرنے میں ایک دوسرے کا مقابلہ کرتے ہیں اور یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ ان پر رحم کر دے اور اس کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں۔ اے رسول! بلاشبہ آپ کے رب کا عذاب ڈرنے ہی کی چیز ہے۔ (58) کوئی بستی یا شہر ایسا نہیں جس کے باشندے کافر ہوں مگر ہم ان کے کفر کے سبب ان پر دنیا کی زندگی میں ضرور عذاب اور تباہی نازل کریں گے یا ان کے کفر کی وجہ سے انہیں قتل وغیرہ کی کسی سخت سزا میں مبتلا کریں گے، یہ بلاکت اور عذاب وہ الہی فیصلہ ہے جو لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔ (59) ہم رسول کی صداقت پر دلالت کرنے والے حسی معجزات جن کا مشرکین نے مطالبہ کیا ہے، جیسے مردوں کو زندہ کرنا وغیرہ، اس لیے نازل نہیں کرتے کہ ہم نے اس طرح کے معجزے پہلی امتوں پر نازل کیے تو انہوں نے ان کو جھٹلایا۔ ہم نے ثمود یوں کو واضح نشانی کے طور پر اونٹنی دی لیکن انہوں نے اس کو نہیں مانا تو ہم نے ان پر جلد عذاب نازل کر دیا۔ ہم رسولوں کے ہاتھوں نشانیاں صرف امتوں کو ڈرانے دھمکانے کے لیے بھیجتے ہیں تاکہ وہ اسلام لے آئیں۔ (60) اے رسول! اس وقت کو یاد کریں جب ہم نے آپ سے کہا: آپ کا رب اپنی قدرت سے سب لوگوں کو گھیرے ہوئے ہے اور وہ سب اس کے قبضے میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان سے بچانے والا ہے، لہذا آپ کو جو پیغام پہنچانے کا حکم دیا گیا ہے وہ پہنچا دیں۔ ہم نے معراج کی رات آپ کو جو کچھ کھلی آنکھوں سے دکھایا، وہ لوگوں کے لیے صاف آزمائش تھی کہ وہ اس کی تصدیق کرتے ہیں یا اسے جھٹلاتے ہیں؟ قرآن میں مذکور تھوہر کے درخت کو بھی ہم نے لوگوں کے لیے آزمائش بنایا کہ وہ جنہم کی گہرائی میں اگتا ہے۔ پس جب وہ ان دونوں نشانوں پر ایمان نہیں لائے تو ان کے علاوہ اوروں پر بھی وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اور ہم نشانیاں نازل کر کے انہیں ڈرا رہے ہیں مگر نشانیاں نازل کر کے ڈرانا انہیں کفر، سرکشی اور گمراہی میں مزید بڑھا رہا ہے۔

فوائد: اچھی بات ہر عمدہ اخلاق اور نیک عمل کا پیش خیمہ ہے۔ بلاشبہ جو شخص اپنی زبان پر کنٹرول رکھتا ہے، وہ اپنے تمام معاملات پر کنٹرول رکھتا ہے۔ ﴿اللہ تعالیٰ نے اپنے علم اور حکمت سے انبیاء ﷺ کو ایک دوسرے پر فضیلت بخشی ہے۔﴾ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے بندوں کی بھلائی چاہتا ہے اور انہیں صرف وہی حکم دیتا ہے جس میں ان کی بہتری ہو۔ ﴿اللہ تعالیٰ کی محبت کی نشانی یہ ہے کہ بندہ اللہ کے قریب کر دینے والے ہر عمل میں محنت و کوشش کرے اور تمام اعمال خالص اللہ کی رضا کے لیے بجالا کر اور ان میں خیر خواہی کر کے اللہ کے قرب میں آگے بڑھے۔﴾ یہ بھی لوگوں پر اللہ کی رحمت ہے کہ اس نے جھٹلانے والوں کے مطالبے پر معجزے نازل نہیں کیے تاکہ ان کے جھٹلانے پر انہیں فوری عذاب نہ دے۔

61) اے رسول! اس وقت کو یاد کریں جب ہم نے فرشتوں سے کہا: آدم کو سجدہ تعظیمی کرو، سجدہ عبادت نہیں تو انھوں نے حکم کی تعمیل کی اور سب نے ان کو سجدہ کیا لیکن ابلیس نے تکبر سے یہ کہتے ہوئے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا: کیا میں اسے سجدہ کروں جسے تو نے نمٹی سے پیدا کیا اور مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا؟! اور میں اس سے شان میں اونچا ہوں۔

62) ابلیس نے اپنے رب سے کہا: اچھا دیکھ لے یہ مخلوق جسے سجدہ کرنے کا مجھے حکم دے کر تو نے اسے مجھ پر فضیلت بخشی، اگر تو مجھے دنیا کی زندگی کے خاتمے تک زندہ رکھے تو میں اس کی اولاد کو تیرے سیدھے راستے سے ہٹاؤں گا اور انہیں گمراہ کروں گا سوائے ان تھوڑے سے لوگوں کے جنہیں تو نے بچا لیا، اور وہ تیرے مخلص بندے ہوں گے۔

63) اس کے رب نے اس سے کہا: جا تو اور وہ بھی جو ان میں سے تیرے پیروکار ہوئے، بلاشبہ جہنم ہی تیری اور ان کی پوری پوری جزا ہے جو تمہیں تمہارے اعمال کے بدلے کی صورت میں ملے گی۔

64) اور تو نافرمانی کی طرف بلانے والی اپنی آواز سے جس کو بے وقوف بنا سکتا ہے، بنا لے اور اپنی اطاعت کی طرف بلانے والے اپنے سوار اور پیادے ان پر چڑھا لے اور شریعت کے مخالف ہر تصرف کو پرکشتش بنا کر ان کے مالوں میں ان کا شریک بن جا اور اولادوں کے بارے میں جھوٹے دعووں، زنا کے ذریعے سے ان کے حصول اور نام رکھتے وقت غیر اللہ کی طرف ان کی عبدیت کی نسبت (جیسے عبدئیس وغیرہ) کے ذریعے سے ان کی اولادوں میں ان کا شریک ہو جا۔ جھوٹے وعدے اور باطل تمنائیں خوشنما بنا کر ان کے سامنے پیش کر۔ شیطان کے ان سے جتنے وعدے بھی ہوتے ہیں، سب کے سب جھوٹے اور سراسر فریب ہوتے ہیں۔

65) اے ابلیس! بلاشبہ میرے اطاعت گزار مومن بندوں پر تیرا بس نہیں چلے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سے تیرا شر دور رکھے گا اور جس نے اپنے معاملات میں اللہ تعالیٰ پر اعتماد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے بہترین کار ساز ہے۔

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ ۖ قَالَ
 ءَأَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِينًا ۖ قَالَ أَرَأَيْتَ هَذَا الَّذِي كَرَّمْتَ
 عَلَيْنَ لَنْ أَحْتَرِنَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَاحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهُ إِلَّا
 قَلِيلًا ۖ قَالَ أَذْهَبُ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاؤُكُمْ
 جَزَاءً مَوْجُورًا ۖ وَاسْتَفْزِرُ مِنْكُمْ مَنْ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ
 وَأَجْلِبُ عَلَيْهِمُ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكُهُمْ فِي الْأَمْوَالِ
 وَالْأَوْلَادِ وَعَدَّهُمْ وَمَا يُعِدُّ هُمُ الشَّيْطَانُ لِلْآخِرِينَ ۖ وَإِنَّ عِبَادِي
 لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَنٌ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ وَكِيلًا ۗ رَبُّكُمْ الَّذِي
 يُرْجِي لَكُمْ الْفَلَكَ فِي الْبَحْرِ لِيَتَّبِعُوا مِنْ فَضْلِهِ إِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ
 رَحِيمًا ۖ وَإِذَا مَسَّكُمُ الضَّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُونَ
 إِلَّا آيَاهُ فَلَمَّا نَجَّكُمْ إِلَى الْبَرِّ أَعْرَضْتُمْ وَكَانَ الْإِنْسَانُ
 كَفُورًا ۖ أَفَأَمِنْتُمْ أَنْ يَخْصِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ أَوْ يُرْسِلَ
 عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُ وَالْكُمْ وَكِيلًا ۗ أَمْ أَمِنْتُمْ أَنْ
 يُعِيدَ كُمْ فِيهِ تَارَةً أُخْرَىٰ فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ
 الرِّيحِ فَيَغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُ وَالْكُمْ عَلَيْنَا بِهِ تَبِيعًا ۖ

66) اے لوگو! تمہارا رب وہ ہے جو تمہارے لیے سمندر میں کشتیاں چلاتا ہے تاکہ تم نفع بخش تجارت وغیرہ کے ذریعے سے اس کا رزق تلاش کرو۔ بلاشبہ وہ تم پر نہایت مہربان ہے کہ اس نے تمہارے لیے یہ وسائل آسان کر دیے ہیں۔

67) اے مشرک! جب تمہیں سمندر میں کوئی آزمائش آتی ہے اور کسی ناپسندیدہ صورت حال سے واسطہ پڑتا ہے حتیٰ کہ تمہیں ہلاکت کا ڈر ہونے لگتا ہے تو تمہارے دل سے وہ سارے معبود غائب ہو جاتے ہیں جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو۔ اس وقت تم صرف اللہ کو یاد کرتے اور اسی سے مدد مانگتے ہو، پھر جب وہ تمہاری مدد کرتا اور تمہیں خطرات سے صحیح سلامت نکال لیتا ہے اور تم خشکی پر آ جاتے ہو تو تم اس کی توحید اور اس اکیلے سے دعا کرنا چھوڑ دیتے ہو اور اپنے بتوں کی طرف پلٹ جاتے ہو۔ انسان ہے ہی اللہ کی نعمتوں کا ناشکر۔

68) اے مشرک! جب اللہ تمہیں خشکی کی طرف نجات دے دیتا ہے تو کیا تم اس وقت بے خوف ہو جاتے ہو کہ کہیں اللہ تمہیں خشکی ہی میں دھنسا دے؟ یا اس بات سے بے خوف ہو جاتے ہو کہ وہ تم پر آسمان سے پتھروں کی بارش برسا دے جیسے اس نے قوم لوط کے ساتھ کیا، پھر تم کوئی حفاظت کرنے والا نہ پاؤ جو تمہاری حفاظت کرے اور نہ کوئی مددگار پاؤ جو تمہیں ہلاکت سے بچا سکے۔

69) کیا تم اس بات سے بے خوف ہو گئے ہو کہ اللہ پھر تمہیں دوبارہ سمندر کے سفر کی طرف لے جائے اور تم پر شدید آندھی بھیج دے اور پہلی دفعہ اللہ کے نجات دینے پر تم نے اس کی نعمت کی جو ناقدری کی، اس وجہ سے تمہیں غرق کر دے، پھر تم اپنے لیے کوئی مطالبہ کرنے والا نہ پاؤ جو تمہارا بدلہ لینے کے لیے ہم سے اس کا مطالبہ کرے جو ہم نے تمہارے ساتھ کیا۔

فوائد: اللہ تعالیٰ نے بندوں کو شیطان کے ذریعے سے آزمایا ہے جو اپنے اقوال و افعال سے انہیں اللہ کی نافرمانی کی دعوت دیتا ہے۔

انسان کے مال و اولاد میں شیطان کے شریک ہونے کی چند صورتیں یہ بھی ہیں: کھانے، پینے اور جماع کے وقت اللہ کا نام نہ لینا اور اولاد کو ادب نہ سکھانا۔

انسان نعمتوں کا ناشکر ہے، سوائے اس کے جسے اللہ ہدایت دے۔

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ
 الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا ٧٠ يَوْمَ
 نَدْعُو كُلَّ آنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ فَمَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ يَمِينًا فَأُولَئِكَ
 يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ٧١ وَمَنْ كَانَ فِي هَذِهِ
 أَعْمَى فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَى وَأَضَلُّ سَبِيلًا ٧٢ وَإِنْ كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ
 عَنِ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَةً وَإِذْ اتَّخَذُوا
 خَلِيلًا ٧٣ وَلَوْلَا أَنْ تَبَتَّنَا لَقَدِ كِدْتَ تَتْرَكُنَّ الْيَهُودَ سَبِيلًا ٧٤
 إِذْ أَلَذُّكَ أَذَقْنَاكَ الْحَيَاةَ وَضَعَفْنَا الْمَمَاتَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ
 عَلَيْنَا نَصِيرًا ٧٥ وَإِنْ كَادُوا لَيَسْتَفِزُّوكَ مِنَ الْأَرْضِ لِيُخْرِجُوكَ
 مِنْهَا وَإِذْ الْأَيْبُتُونَ خَلْفَكَ إِلَّا قَلِيلًا ٧٦ سُنَّةَ مَنْ قَدْ أَرْسَلْنَا
 قَبْلَكَ مِنْ رُسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا ٧٧ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذُلُوكِ
 الشَّمْسِ إِلَى عَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ
 مَشْهُودًا ٧٨ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ بِحَمْدِكَ نَافِلَةً لَكَ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ
 رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا ٧٩ وَقُلْ رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي
 مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا ٨٠

70 ہم نے آدم (علیہ السلام) کی اولاد کو عقل سے نوازا اور ان کے باپ کو فرشتوں سے سجدہ کرا کے اور دیگر چیزوں کے ساتھ بڑی عزت بخشی اور ان کے لیے خشکی میں جانور اور سواریاں مسخر کر دیں جو انھیں اٹھائے پھرتی ہیں اور سمندر میں کشتیاں مسخر کیں جو انھیں اٹھائے پھرتی ہیں۔ ہم نے انھیں کھانے پینے کی پاکیزہ چیزوں اور عورتوں سے نکاح وغیرہ کی نعمتوں سے نوازا۔ ہم نے انھیں اپنی بہت سی مخلوقات پر عظیم فضیلت بخشی۔ انھیں بھی چاہیے کہ اپنے اوپر ہونے والے اللہ تعالیٰ کے ان انعامات کا شکر بجالائیں۔ 71 اے رسول! وہ وقت یاد کریں جب ہم ہر گروہ کو اس کے پیشوا کے ساتھ بلائیں گے جس کی وہ دنیا میں پیروی کرتے رہے۔ پھر جسے اس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں تمہا دیا گیا تو وہ لوگ خوش خوش اپنے اعمال نامے پڑھیں گے اور ان کے اجروں میں کچھ کمی نہ ہوگی، خواہ وہ اس بار یک دھا کے برابر ہو جو کھجور کی گٹھلی کی لکیر پر ہوتا ہے۔ 72 جو شخص اس دنیاوی زندگی میں حق قبول کرنے اور اسے ماننے سے دل کا اندھا بنا رہا تو وہ قیامت کے دن شدید اندھا ہوگا جو جنت کی راہ نہیں پائے گا اور ہدایت کی راہ سے بہت زیادہ بھٹکا ہوگا۔ ایسے شخص کو اس کے عمل جیسا ہی بدلہ ملے گا اور ”جیسا کرو گے ویسا بھرو گے“ کا مقولہ اس پر صادق آئے گا۔ 73 اے رسول! قریب ہے کہ یہ مشرک لوگ آپ کو اس وحی سے ہرکادیں جو ہم نے قرآن کی صورت میں آپ کی طرف نازل کی تاکہ آپ اس کے علاوہ ان کی خواہشات کے مطابق قرآن گھڑ کر ہماری طرف منسوب کریں۔ اگر آپ ان کے ارادوں کے مطابق ایسا کر لیں تو پھر یہ لوگ آپ کو ضرور اپنا دلی دوست بنا لیں۔ 74 اگر ہم نے حق پر ثابت قدم رکھنے کا آپ پر احسان نہ کیا ہوتا تو بہت ممکن تھا کہ آپ کسی حد تک ان کی طرف مائل ہو جاتے اور ان کی تجویز سے اتفاق کر لیتے کیونکہ ان کا دھوکا اور حیلہ نہایت سخت تھا اور آپ ان کے ایمان لانے کے بہت حریص تھے، لیکن ہم نے آپ کو ان کی طرف مائل ہونے سے محفوظ رکھا۔ 75 اگر آپ ان کی تجویز کی طرف جھک جاتے تو ہم آپ کو دنیا کی زندگی اور آخرت میں دگنا عذاب دیتے اور پھر آپ کو کوئی مددگار

نماتا جو ہمارے مقابلے میں آپ کی مدد کرتا اور آپ سے یہ عذاب دور کر سکتا۔ 76 یہ کافر تو اپنی عداوت سے آپ کو پریشان کر کے کے سے نکالنا ہی چاہتے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے انھیں آپ کو نکالنے سے روک دیا حتیٰ کہ آپ نے اپنے رب کے حکم سے ہجرت کی۔ اگر وہ آپ کو نکال دیتے تو آپ کے بعد وہ بھی زیادہ دیر وہاں نہ رہ پاتے۔ 77 آپ کے بعد ان کے زیادہ دیر وہاں نہ رہ سکتے کا یہ فیصلہ اللہ تعالیٰ کا عام دستور ہے جو آپ سے پہلے رسولوں کے وقت سے چلا آ رہا ہے اور وہ یہ کہ جس قوم نے اپنے رسول کو اپنے ہاں سے نکالا، اللہ تعالیٰ نے اس پر عذاب نازل کیا۔ اے رسول! آپ ہمارے دستور میں کوئی تبدیلی نہ پائیں گے بلکہ اس قانون کو رائج اور ثابت پائیں گے۔ 78 نماز کو اس کے کامل طریقے کے مطابق اس کے مقررہ اوقات میں ادا کریں۔ وہ وقت سورج کے ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے، اور اس وقت میں ظہر و عصر کی دونوں نمازیں آتی ہیں، اور رات کی تاریکی تک جاری رہتا ہے، اور اس وقت میں مغرب اور عشاء آتی ہیں۔ اور فجر کی نماز قائم کریں اور اس میں لمبی قرائت کریں کیونکہ نماز فجر میں رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے جمع ہوتے ہیں۔ 79 اے رسول! رات کے کچھ حصے میں بھی قیام کریں اور نماز ادا کریں تاکہ آپ کی نماز آپ کے درجات کی بلندی میں اضافے کا باعث بنے، نیز آپ اس کے ذریعے سے اس بات کی جستجو کریں کہ آپ کا رب آپ کو قیامت کے دن لوگوں کا سفارشی بنا کر اٹھائے کہ قیامت کی جس ہولناکی میں وہ پھنسے ہوں، اس سے نکالنے کی آپ سفارش کریں اور آپ کو شفاعت کبریٰ کا مرتبہ نصیب ہو جس پر فائز ہونے والے کی اگلے پچھلے تعریفیں کریں گے۔ 80 اے رسول! دعا کریں: اے میرے رب! میں جہاں بھی جاؤں اور جہاں سے بھی نکلوں، وہ سب تیری اطاعت میں تیری پسند کے مطابق ہو اور مجھے اپنی طرف سے ایسے ٹھوس دلائل عطا فرما جن کے ذریعے سے تو مجھے میرے دشمنوں پر غلبہ عطا کرے۔

نوائد: جرموں اور بھٹانے والوں کی رسولوں اور ان کے ورثاء (علماء) سے عداوت ان کی ذات کی وجہ سے نہیں ہوتی بلکہ اس حق کی وجہ سے ہوتی ہے جس کے وہ علمبردار ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو شکر کے اسباب اور لوگوں کی فتنہ پردازیوں سے محفوظ رکھا اور آپ کو سیدی راہ کی ہدایت دی اور اس پر قائم رکھا۔ آپ کے وارثوں کو بھی آپ کی پیروی کرنے کے مطابق یہ تحفظ حاصل ہے۔ ان آیات میں اس بات کی دلیل ہے کہ بندہ اللہ کی طرف سے ثابت قدمی کا شہید بنتا ہے اور اسے چاہیے کہ ہمیشہ اپنے رب سے التجا کرتا رہے کہ وہ اسے ایمان پر ثابت قدم رکھے۔

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ۝۸۱
 وَنُنزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ
 الظَّالِمِينَ إِلَّا خُسَارًا ۝۸۲ وَإِذْ أُنعَمْنَا عَلَى الْإِنسَانِ أَعْرَضَ وَنَا
 بِجَانِبِهِ وَإِذْ مَسَّهُ الشُّرُكَانُ يُوسَىٰ قُلْ كُلُّ يَعْمَلُ عَلَى
 شَاكِلَتِهِ فَرَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَن هُوَ أَهْدَىٰ سَبِيلًا ۝۸۳ وَيَسْأَلُونَكَ
 عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ
 إِلَّا قَلِيلًا ۝۸۴ وَلَئِن سَأَلْتُمُوهُنَّ بِالَّذِي أُوْحِيَٰنَا إِلَيْكَ ثُمَّ
 لَا تُجِدُ لَكَ بِهِ عَلَيْنَا وَكِيلًا ۝۸۵ إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ إِنَّ فَضْلَهُ
 كَانَ عَلَيْكَ كَبِيرًا ۝۸۶ قُلْ لَّيْن اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ
 أَن يَأْتُوا بِمِثْلِ هَذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ
 لِبَعْضٍ ظَهِيرًا ۝۸۷ وَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَذَا الْقُرْآنِ مِنْ
 كُلِّ مَثَلٍ فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ۝۸۸ وَقَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ
 حَتَّىٰ تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَدْبُوعًا ۝۸۹ أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِّن
 نَّخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتَقْعِرَ الْأَنْهَارُ خَلْفَهَا تَقْعِيرًا ۝۹۰ أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ
 كَمَا زَعَمَتِ عَلَيْنَا كَيْفًا أَوْ تَأْتِي بِلِلٍّ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَبِيلًا ۝۹۱

۸۱) اے رسول! ان مشرکوں سے کہہ دیں: اسلام آگیا اور اللہ کی مدد کا وعدہ سچ ثابت ہوا اور شرک و کفر ختم ہو گیا۔ بلاشبہ باطل مٹ جانے اور ناپید ہونے والا ہے جو حق کے سامنے ٹھہر نہیں سکتا۔ ۸۲) ہم جو قرآن نازل کر رہے ہیں، وہ دلوں کی بیماریوں جہالت، کفر اور شک سے شفا ہے اور جب اس کے ذریعے سے دم کیا جائے تو وہ بدنوں اور جسموں کے لیے بھی شفا ہے اور وہ اپنے احکام پر عمل کرنے والے اہل ایمان کے لیے رحمت ہے۔ یہ قرآن کافروں کی ہلاکت اور بربادی ہی میں اضافہ کرتا ہے کیونکہ اس کے سننے سے ان کے غصے، جھٹلانے اور منہ پھیرنے میں اضافہ ہوتا ہے۔ ۸۳) جب ہم انسان پر صحت و مالداری وغیرہ کی صورت میں انعام کرتے ہیں تو وہ اللہ کے شکر اور اس کی اطاعت سے منہ پھیر لیتا ہے اور تکبر کرتے ہوئے اس سے دور ہو جاتا ہے اور جب اسے فقیری یا کوئی بیماری لاحق ہو جائے یا اس طرح کی کوئی آزمائش آجائے تو وہ اللہ کی رحمت سے انتہائی مایوس اور ناامید ہو جاتا ہے۔ ۸۴) اے رسول! کہہ دیں: ہر انسان اپنے اس طریقے پر عمل پیرا ہے جو ہدایت و گمراہی میں اس کے حال سے ملتا جلتا ہے، چنانچہ تمہارا رب اسے خوب جانتا ہے جو حق کی طرف راہ پانے کے اعتبار سے زیادہ ہدایت والا ہے۔ ۸۵) اے رسول! اہل کتاب کے کافر آپ سے روح کی حقیقت کے بارے میں سوال کرتے ہیں، تو ان سے کہہ دیں: روح کی حقیقت اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ تمہیں اور تمام مخلوقات کو جو علم دیا گیا ہے، وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے علم کے مقابلے میں نہایت تھوڑا ہے۔ ۸۶) اے رسول! اللہ کی قسم! وہ وحی جو ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے، اگر ہم اسے سینوں اور کتابوں سے مٹا کر ختم کرنا چاہیں تو ختم کر دیں، پھر آپ کو کوئی حامی و ناصر نہ ملے گا جو اسے واپس لاسکے۔ ۸۷) لیکن ہم نے اپنی رحمت سے اسے ختم نہیں کیا اور اسے محفوظ کر دیا ہے۔ بلاشبہ آپ پر آپ کے رب کا عظیم فضل ہے کہ اس نے آپ کو ایک عظیم رسول بنایا اور آپ کے ساتھ سلسلہ نبوت کی تکمیل فرمائی اور آپ پر قرآن نازل کیا۔ جب

مشرک یہ بیہودہ گفتگو کرتے تھے کہ یہ قرآن بھی انسانی کلام ہی ہے اور اس کی تبدیلی کا مطالبہ کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس جیسا کلام لانے کا چیلنج دیا اور فرمایا:

۸۸) اے رسول! آپ کہہ دیں: اگر جن اور انسان سارے اکٹھے ہو کر آپ پر نازل ہونے والے اس قرآن جیسا فصیح و بلیغ اور خوبصورت ترتیب والا کلام لانے کی کوشش کریں تو وہ سب ایک دوسرے کے معاون و مددگار بن کر بھی اس جیسا قرآن کبھی نہیں لاسکتے۔ ۸۹) یقیناً ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لیے نصیحتیں، عبرتیں، ادا امر و نواہی اور واقعات جیسی ہر وہ چیز کھول کر بیان کر دی ہے اور اسے ہر اعتبار سے واضح کیا ہے جس سے نصیحت حاصل کی جاتی ہے، اس امید پر کہ وہ ایمان لائیں مگر لوگوں کی اکثریت نے اس قرآن کا انکار کیا اور اسے جھٹلادیا۔ جب وہ عاجز آگئے تو اپنی بے بسی کی توجیہات کرنے لگے، چنانچہ انہوں نے مطالبہ کیا: ۹۰) اور مشرکوں نے کہا: ہم آپ پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے حتیٰ کہ آپ ہمیں سرزمین مکہ سے کوئی چشمہ جاری کر کے دکھائیں جو کبھی خشک نہ ہو۔ ۹۱) یا آپ کا بھجوروں اور انگوروں کا کوئی باغ ہو اور اس میں نہریں پوری روانی سے بہ رہی ہوں۔ ۹۲) یا آپ ہم پر آسمان کے ٹکڑے بطور عذاب گرا دیں جیسا کہ آپ نے ذکر کیا، یا آپ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کو ہماری آنکھوں کے سامنے لے آئیں حتیٰ کہ وہ آپ کے دعوے کی سچائی کی گواہی دیں۔

فوائد: حق ظاہر ہونے پر باطل مٹ جاتا ہے اور باطل صرف ان زمانوں میں اور ان جگہوں پر غالب آتا ہے جب اور جہاں اہل حق سست پڑ جائیں۔

قرآن جس شفا پر مشتمل ہے، وہ عام ہے۔ وہ دلوں کو شہادت، جہالت، برے افکار، بدترین انحراف اور برے مقاصد سے پاک کرتا ہے۔

یہ آیات اس بات کی دلیل ہیں کہ جب کسی ذمہ دار عالم سے ایسا سوال کیا جائے جس میں سوال کرنے والے کی کوئی بہتری نہ ہو تو زیادہ مناسب یہی ہے کہ وہ اس کا جواب نہ دے اور اسے اس کی ضرورت سے آگاہ کرے اور ایسی چیز کی طرف اس کی راہ نمائی کرے جو اسے نفع دے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں لوگوں کے لیے ہر طرح کی نصیحتیں، عبرتیں، احکام، نواہی (ممنوع کام) اور واقعات، جن سے نصیحت حاصل کی جاتی ہے، کھول کر بیان کیے ہیں تاکہ وہ ایمان لائیں۔

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام اور نبی اکرم ﷺ کا دائمی معجزہ ہے اور کوئی شخص اس جیسا کلام لانے پر قادر نہیں۔

أَوْ يَكُونُ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرٍ أَوْ تَرْفِي فِي السَّمَاءِ وَلَكِن نُّؤْمِنُ
 لِرُقِيِّكَ حَتَّىٰ تُنزِلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَّقْرُؤُهُ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ
 كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَسُولًا ﴿٩٦﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمْ
 الْهُدَىٰ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَبَعَثَ اللَّهُ بَشَرًا رَسُولًا ﴿٩٧﴾ قُلْ لَوْ كَانَ فِي
 الْأَرْضِ مَلَائِكَةٌ يَّبَشُرُونَ مُطْمَئِنِّينَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ
 مَلَكًا رَسُولًا ﴿٩٨﴾ قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ إِنَّهُ كَانَ
 بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا ﴿٩٩﴾ وَمَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَمَا لَمُهْتَدٍ وَمَنْ
 يُضِلِّ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِهِ يُنصِرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ عُمِيَآ وَبِكَمَا وَصَّأ مَا وَلَّهُمْ جَهَنَّمَ كُلَّمَا خَبَتْ
 زِدْنَاهُمْ سَعِيرًا ﴿١٠٠﴾ ذَلِكَ جَزَاءُ هُم بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا وَقَالُوا
 إِذَا كُنَّا عِظَامًا وَرَفَاتًا إِنَّا لَأَلْمَبْعُوثُونَ خَلْقًا جَدِيدًا ﴿١٠١﴾
 أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ قَادِرٌ عَلَىٰ
 أَنْ يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ أَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيهِ فَإِنِّي لَظَلْمُونَ
 إِلَّا كُفُورًا ﴿١٠٢﴾ قُلْ لَوْ أَنَّكُمْ تَمْلِكُونَ خَزَائِنَ رَحْمَةِ رَبِّي إِذًا
 لَأَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْإِنْفَاقِ وَكَانَ الْإِنْسَانُ قَتُورًا ﴿١٠٣﴾

گے اور نہ سن سکیں گے۔ ان کی منزل جہنم ہوگی جہاں وہ ٹھہریں گے۔ جب بھی اس کے شعلے جھکے لگیں گے ہم انہیں دوبارہ بھڑکا دیں گے۔ ﴿٩٦﴾ یہ عذاب جس سے ان کا واسطہ پڑے گا، یہ سزا ہوگی ان کے اس کفر کی جو انہوں نے ہمارے رسول (ﷺ) پر نازل ہونے والی آیات کے ساتھ کیا اور ان کے اس قول کے باعث ہوگی جو انہوں نے دوبارہ اٹھائے جانے کے ناممکن ہونے کے بارے میں کہا: کیا جب ہم مرجائیں گے، بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو اس کے بعد نئے سرے سے پیدا کر کے اٹھائے جائیں گے؟ اور جب انہوں نے ان باتوں کا ذکر کیا جن کی بنا پر وہ دوبارہ اٹھائے جانے سے انکار کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کا یوں رد کیا: ﴿٩٧﴾ کیا دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کرنے والوں کو علم نہیں کہ جس اللہ نے اتنے عظیم آسمان وزمین پیدا کیے ہیں، وہ ان جیسوں کو پیدا کرنے پر بھی قادر ہے اور جو اتنی بڑی مخلوق پیدا کرنے پر قادر ہے، وہ ان سے چھوٹی مخلوق بلاولی پیدا کر سکتا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ان کے لیے محدود وقت متعین کیا ہے جس میں ان کی زندگی ختم ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دوبارہ اٹھائے جانے کا بھی وقت مقرر کیا ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ دوبارہ اٹھائے جانے کے اتنے واضح دلائل کے باوجود مشرکوں نے دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کرنے ہی پر اصرار کیا، حالانکہ اس میں کوئی چیز ہم نہ تھی۔ ﴿٩٨﴾ اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: اگر تم میرے رب کی رحمت کے ان خزانوں کے مالک ہوتے جو کبھی ختم اور منقطع ہونے والے نہیں تو بھی تم ان کے ختم ہونے کے خوف سے وہ خرچ نہ کرتے کہ کہیں تم فقیر نہ ہو جاؤ۔ انسان کا مزاج ہے کہ وہ بخل سے کام لیتا ہے لایکہ وہ مومن ہو، پھر وہ اللہ سے ثواب کی امید پر خرچ کرتا ہے۔

نوائے: ﴿٩٩﴾ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر رحمت ہے کہ اس نے ان کی طرف اٹھی میں سے ایک انسان رسول بنا کر بھیجا کیونکہ وہ فرشتوں سے سیکھنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

﴿١٠٠﴾ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول (ﷺ) کے لیے گواہی یہ بھی ہے کہ اس نے معجزات کے ذریعے سے آپ کی تائید کی اور آپ سے دشمنی رکھنے اور مخالفت کرنے والوں کے خلاف آپ کی مدد کی۔

﴿١٠١﴾ ہدایت دینے اور گمراہ کرنے والا کیلا اللہ تعالیٰ ہی ہے، چنانچہ جسے وہ ہدایت دے، وہی درحقیقت ہدایت یافتہ ہے اور جسے وہ گمراہ کرے اور بے یار مددگار چھوڑ دے تو اسے ہدایت دینے والا کوئی نہیں۔

﴿١٠٢﴾ کافروں کا ٹھکانا، جائے قرار اور ٹھہرنے کی جگہ جہنم ہے۔ جب بھی اس کی آگ ٹھنڈی پڑنے لگے گی تو اللہ تعالیٰ اس کی آگ اور بھڑکا دے گا۔

﴿٩٦﴾ یا آپ کا سونے وغیرہ سے سجا کوئی گھر ہو یا آپ آسمان میں چڑھ جائیں اور ہم آپ کے صرف چڑھنے کی بنا پر آپ کے رسول ہونے پر ایمان نہیں لائیں گے بلکہ آپ اللہ کے پاس سے لکھی ہوئی کتاب لائیں جس میں ہم یہ پڑھیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اے رسول! آپ ان سے کہہ دیں: میرا رب پاک ہے! میں بھی دوسرے رسولوں کی طرح ایک انسان ہی ہوں جو رسول بنا یا گیا ہوں۔ میں کوئی چیز لانے کا خود مالک نہیں۔ میرے لیے یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ چیز لاؤں جس کا تم مطالبہ کر رہے ہو؟ ﴿٩٧﴾ اور کافروں کو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے اور رسول اللہ (ﷺ) کی لائی ہوئی تعلیمات پر عمل کرنے سے صرف اس چیز نے روکا ہے کہ وہ رسول کے نسل انسانی سے ہونے کا انکار کرتے تھے۔ جب انہوں نے انکار کی غرض سے کہا: کیا اللہ نے بشر کو رسول بنا کر ہماری طرف بھیجا ہے؟ ﴿٩٨﴾ اے رسول! ان کا رد کرتے ہوئے کہہ دیں: اگر زمین پر فرشتے آباد ہوتے اور تمہاری طرح اطمینان سے چلتے پھرتے ہوتے تو ہم ضرور ان کی طرف ان کی جنس سے کوئی فرشتہ رسول بنا کر بھیجتے کیونکہ وہی انہیں وہ پیغام سمجھا سکتا جس کے ساتھ اسے بھیجا جاتا، تب حکمت کا یہی تقاضا ہوتا کہ ہم ان فرشتوں کی طرف کوئی انسان رسول بھیجتے۔ اور بالکل یہی حال تمہارا ہے۔ ﴿٩٩﴾ اے رسول! کہہ دیں: میرے اور تمہارے درمیان اللہ بطور گواہ کافی ہے کہ میں تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور میں نے تمہیں وہ سب کچھ پہنچا دیا ہے جو مجھے دے کر تمہاری طرف بھیجا گیا ہے۔ بلاشبہ وہ اپنے بندوں کے احوال کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اس سے ان کا کوئی عمل چھپا ہوا نہیں۔ وہ ان کے نفوس کی چھپی ہوئی ساری چیزوں کو دیکھ رہا ہے۔ ﴿٩٧﴾ اللہ تعالیٰ جسے ہدایت کی توفیق دے، وہی درحقیقت ہدایت یافتہ ہے اور اے رسول! جسے اللہ ہدایت کی راہ سے بھڑکا دے اور گمراہ کر دے تو آپ ایسے لوگوں کے لیے کوئی کارساز نہ پائیں گے جو ان کی حق کی طرف رہنمائی کر سکے، ان سے تکلیف دور کرے یا انہیں نفع دے سکے اور ہم قیامت کے دن انہیں چہروں کے بل گھسیٹ کر جمع کریں گے۔ نہ وہ دیکھ سکیں گے، نہ بولیں

وَلَقَدْ اتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَمَسَّ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُمْ
 فَقَالَ لَهُ فِرْعَوْنُ إِنِّي لَأَظُنُّكَ يُمُوسَى مَسْحُورًا ﴿١٠١﴾ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتُمَا
 أَنْزَلَ هَؤُلَاءِ إِلَهُ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ بِصَافِرٍ وَإِنِّي لَأَظُنُّكَ
 يُفِرْعَوْنُ مَثْبُورًا ﴿١٠٢﴾ فَأَرَادَ أَنْ يَنْتَفِرَ بِهِمْ مِنَ الْأَرْضِ فَأَغْرَقْنَاهُ وَ
 مَنْ مَعَهُ جَمِيعًا ﴿١٠٣﴾ وَقُلْنَا مَنْ بَعْدَ بَنِي إِسْرَائِيلَ اسْكُنُوا
 الْأَرْضَ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيفًا ﴿١٠٤﴾ وَبِالْحَقِّ أَنْزَلْنَاهُ
 وَبِالْحَقِّ نَزَّلَ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿١٠٥﴾ وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ
 لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكْتٍ وَنَزَّلْنَاهُ تَنْزِيلًا ﴿١٠٦﴾ قُلِ الْإِنشَاءُ أَوْ
 لَا تَوْفَرُونَ الَّذِينَ اتَّوُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهِ إِذَا يُتْلَى عَلَيْهِمْ
 يَخِرُّونَ لِلْآذِقَانِ سُجَّدًا ﴿١٠٧﴾ وَيَقُولُونَ سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنْ كَانَ
 وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا ﴿١٠٨﴾ وَيَخِرُّونَ لِلْآذِقَانِ يَسْبُكُونَ وَيَزِيدُهُمْ
 خُشُوعًا ﴿١٠٩﴾ قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَدْعُوا الرَّحْمَنَ أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ
 الْحُسْنَى وَلَا تَجْهَرُوا بِصَلَاتِكُمْ وَلَا تَخَافُتُمْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ
 سَبِيلًا ﴿١١٠﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ
 شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وِليٌّ مِنَ الدُّنْيَا وَكَبْرَةٌ كَثِيرًا ﴿١١١﴾

اور جب نبی اکرم ﷺ کو مشرکوں کے جھٹلانے کی تکلیف اٹھانی
 پڑی تو آپ ﷺ کی تسلی کے لیے موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بیان ہوا کہ ان
 کے ساتھ فرعون اور اس کی قوم نے کیا سلوک کیا، چنانچہ فرمایا:
 ﴿١٠١﴾ یقیناً ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو نو واضح معجزات: عصا، ہاتھ، قحط
 سالی، پھلوں کی کمی، طوفان، ٹڈی دل، جوئیں، مینڈک اور خون عطا
 کیے جو ان کی صداقت کے گواہ تھے، لہذا اے رسول (ﷺ)! ان
 یہود سے پوچھیں کہ جب موسیٰ علیہ السلام ان کے بڑوں کے پاس یہ
 معجزات لے کر آئے تو فرعون نے ان سے کہا: اے موسیٰ! میرے
 خیال میں تم پر جادو کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے تم ایسی عجیب و
 غریب چیزیں لاتے ہو۔ ﴿١٠٢﴾ موسیٰ علیہ السلام نے اس کا رد کرتے ہوئے
 کہا: اے فرعون! یقیناً تجھے اچھی طرح علم ہے کہ یہ نشانیاں اللہ ہی
 نے نازل کی ہیں جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔ اس نے انھیں
 اپنی قدرت پر دلالت کرنے اور اپنے رسول کی سچائی ظاہر کرنے
 کے لیے اتارا ہے لیکن تو نے انکار کیا۔ اے فرعون! میں خوب جانتا
 ہوں کہ تو ہر صورت ہلاک اور تباہ ہوگا۔ ﴿١٠٣﴾ پھر فرعون نے موسیٰ علیہ السلام
 اور ان کی قوم کو مصر سے نکال کر سزادینے کا ارادہ کیا تو ہم نے اسے
 اور اس کے ساتھ موجود اس کے تمام لشکروں کو ڈبو کر ہلاک کر
 دیا۔ ﴿١٠٤﴾ ہم نے فرعون اور اس کے لشکروں کو ہلاک کرنے کے بعد
 بنی اسرائیل سے کہا: تم شام کی زمین میں سکونت اختیار کرو اور جب
 قیامت قائم ہوگی تو ہم تم سب کو اکٹھا کر کے حساب کے لیے میدان
 محشر میں لائیں گے۔ ﴿١٠٥﴾ ہم نے یقرآن محمد (ﷺ) پر حق کے
 ساتھ اتارا اور یہ کسی کی پیشی اور تبدیلی کے بغیر حق کے ساتھ ہی آپ
 پر نازل ہوا۔ اے رسول (ﷺ)! ہم نے آپ کو صرف
 پرہیزگاروں کو جنت کی خوشخبری سنانے اور اہل کفر اور نافرمانوں کو
 آگ سے ڈرانے کے لیے بھیجا ہے۔ ﴿١٠٦﴾ ہم ہی نے اس قرآن کو
 تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا اور اسے کھول کر بیان کیا تاکہ آپ لوگوں
 کے سامنے ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے اس کی تلاوت کریں کیونکہ اس
 طرح زیادہ اچھے طریقے سے اسے سمجھا اور اس میں غور و فکر کیا
 جاسکتا ہے ہم نے اسے حالات و واقعات کے مطابق الگ الگ کر

کے قسطوں میں نازل کیا ہے۔ ﴿١٠٧﴾ اے رسول! کہہ دیں کہ تم اس پر ایمان لاؤ تو تمہارا ایمان لانا اس کی کچھ شان نہیں بڑھائے گا یا اس کے ساتھ فخر کرو تو تمہارا فخر کرنا اس کی شان میں کچھ کمی نہ کرے
 گا۔ بلاشبہ جن لوگوں نے پچھلی آسمانی کتابیں پڑھیں اور وحی و نبوت کو پہچانا، ان کے سامنے جب قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدہ شکر کرتے ہوئے اللہ کے سامنے اپنے چہروں کے بل گر جاتے
 ہیں۔ ﴿١٠٨﴾ اور وہ اپنے سجدوں میں کہتے ہیں: ہمارا رب وعدہ خلافی سے پاک ہے اور اس نے محمد (ﷺ) کی بعثت کا جو وعدہ کیا ہے، وہ پورا ہو کر رہے گا۔ بلاشبہ ہمارے رب کا یہ وعدہ اور اس کے علاوہ
 دوسرے وعدے بھی ہر صورت میں پورے ہونے والے ہیں۔ ﴿١٠٩﴾ اور وہ اللہ کے لیے سجدہ کرتے ہوئے اپنے چہروں کے بل گر پڑتے ہیں اور اس کی خشیت سے روتے ہیں اور قرآن کا سننا اور اس
 کے معانی میں غور و فکر کرنا ان کی اللہ کے سامنے عاجزی اور خشوع و خضوع اور اس کے ڈر کو بڑھا دیتا ہے۔ ﴿١١٠﴾ اے رسول! ان لوگوں سے کہہ دیں جو آپ کے ان الفاظ: (یا اللہ یا رحمان!) میں دعا
 کرنے پر اعتراض کرتے ہیں، اللہ اور رحمان دونوں اس پاک ذات کے نام ہیں، لہذا تم ان دونوں میں سے جس کسی کے ساتھ یا ان کے علاوہ اس کے باقی ناموں کے ساتھ دعا کرو تو اس پاک ذات
 کے سبھی نام نہایت اچھے ہیں اور یہ دونوں بھی انہی میں سے ہیں، لہذا تم اسے ان دونوں سے یا ان کے علاوہ جو اس کے نام ہیں، ان سے پکارو۔ آپ نماز میں اپنی قراءت اس قدر بلند نہ کریں کہ مشرک
 آپ کی آواز سنیں اور نہ اتنی پست کریں کہ اہل ایمان بھی نہ سن سکیں اور ان دونوں صورتوں کے درمیان راہ تلاش کریں۔ ﴿١١١﴾ اے رسول! آپ کہہ دیں: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو ہر طرح
 کی تعریفوں کا مستحق ہے۔ وہ اولاد اور شریک سے پاک ہے، لہذا اس کی بادشاہت میں کوئی اس کا شریک ہے نہ اسے ذلت و کمزوری سے واسطہ پڑتا ہے اور نہ وہ کسی مددگار اور حمایتی کا محتاج ہے۔ آپ
 اس کی عظمت کے خوب چرچے کریں اور اس کی طرف کسی طرح اولاد کی نسبت کریں نہ اس کی سلطنت میں کسی کو شریک بنائیں اور نہ کسی کو اس کا مددگار اور معاون ہی بنائیں۔

نوائے: ﴿١﴾ سرکشوں اور ظالموں کی دھمکیوں کے وقت اللہ تعالیٰ کا سہارا لینا واجب ہے۔ ﴿٢﴾ سرکش لوگوں اور ظالموں کا جب اہل حق سے سامنا ہوتا ہے تو وہ قوت و طاقت کے استعمال کا سہارا لیتے ہیں کیونکہ وہ
 بیان اور دلائل سے ان کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں رکھتے۔ ﴿٣﴾ اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل کیا جو حق، عدل، شریعت اور نہایت اعلیٰ حکمتوں پر مشتمل ہے۔ ﴿٤﴾ اللہ تعالیٰ کے خوف سے نماز میں رونے کا جواز ہے۔
 ﴿٥﴾ نماز میں دعا و قراءت درمیانی آواز میں ہونی چاہیے، نہ زیادہ بلند ہو اور نہ بالکل آہستہ۔ ﴿٦﴾ قرآن کریم یقیناً ہر اس نیک عمل پر مشتمل ہے جس سے دلوں کو خوشی ملتی ہے اور روح کو سکون حاصل ہوتا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ
 لَهُ عِوَجًا ۝ قِيمًا لِيُنذِرَ بَأْسًا شَدِيدًا لِمَنْ لَدُنْهُ وَيُبَشِّرَ
 الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا حَسَنًا ۝
 مَا كَثُرْنَ فِيهِ أَبَدًا ۝ وَيُنذِرَ الَّذِينَ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ
 وَلَدًا ۝ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ وَلَا لِابَائِهِمْ كَبُرَتْ كَلِمَةً
 تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا ۝ فَلَعَلَّكَ
 بَاخِعٌ نَفْسِكَ عَلَىٰ آثَارِهِمْ إِنْ لَمْ يُؤْمِنُوا بِهَذَا الْحَدِيثِ
 أَسَفًا ۝ إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَهَا لِنَبْلُوهُمْ أَيُّهُمْ
 أَحْسَنُ عَمَلًا ۝ وَإِنَّا لَجَاعِلُونَ مَا عَلَيْهَا صَعِيدًا جُرُزًا ۝
 أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ
 آيَاتِنَا عَجَبًا ۝ إِذْ أَوَى الْفِتْيَةَ إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا
 إِنَّا نَمُنُّ بِكَ مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ۝
 فَضَرَبْنَا عَلَىٰ آذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِينَ عَدَدًا ۝

سورہ کہف، یہ سورت مکی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد و اہداف: اس بات کا بیان کہ
 فنون کے دور میں کیا طرز عمل ہونا چاہیے۔

تفسیر: ① کمال و جلال کی تمام صفات پر اور ظاہری و باطنی ہر
 قسم کی نعمتوں پر تعریف کا حق دار صرف اکیلا اللہ ہے جس نے
 اپنے بندے اور رسول محمد (ﷺ) پر قرآن نازل کیا اور اس
 قرآن میں کسی قسم کی کمی اور ٹیڑھ رکھی ہے نہ حق سے انحراف۔

② بلکہ اس نے اسے ٹھیک ٹھاک بنایا جس میں کوئی تضاد ہے نہ
 اختلاف تاکہ وہ کافروں کو اللہ کے اس سخت عذاب سے ڈرائے
 جو ان کا منتظر ہے اور نیک عمل کرنے والے اہل ایمان کو ایسی خبر
 دے جس سے وہ خوش ہو جائیں کہ ان کے لیے ایسا خوبصورت
 بدلہ ہے کہ کسی جزا کا اس سے موازنہ نہیں کیا جاسکتا۔

③ وہ اس ثواب میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ کبھی ان سے الگ
 نہیں ہوگا۔

④ اور (تاکہ) وہ ان یہود و نصاریٰ اور بعض مشرکوں کو ڈرائے
 جنہوں نے کہا: اللہ اولاد رکھتا ہے۔

⑤ یہ جھوٹ باندھنے والے اللہ کی طرف اولاد کی نسبت کا جو
 دعویٰ کرتے ہیں، اس کی بابت انہیں علم ہے نہ ان کے پاس اس
 کی کوئی دلیل ہے اور جن آباء و اجداد کی پیروی میں انہوں نے یہ
 بات کہی ہے، انہیں بھی اس کا علم نہیں تھا۔ یہ بات جو بغیر سوچے
 سمجھے ان کے منہ سے نکلتی ہے، انتہائی بری ہے۔ وہ سراسر جھوٹی
 بات کہتے ہیں جس کی کوئی اساس اور بنیاد نہیں۔

⑥ سو اے رسول! یوں لگتا ہے کہ اگر یہ لوگ اس قرآن پر
 ایمان نہ لائے تو آپ اسی رنج و غم میں اپنی جان ہلاک کر ڈالیں
 گے۔ ایسا نہ کریں۔ آپ کی ذمہ داری انہیں ہدایت دینا نہیں،
 آپ کا کام بس تبلیغ کرنا ہے۔

⑦ ہم نے روئے زمین پر موجود مخلوقات کو زمین کا حسن بنایا ہے
 تاکہ ہم انہیں آزمائیں کہ کون اللہ کی رضا والے اچھے کام کرتا
 ہے اور کس کے عمل برے ہیں تاکہ ہم ہر ایک کو وہ بدلہ دیں جس کا
 وہ مستحق ہے۔

⑧ بلاشبہ ہم روئے زمین پر موجود تمام مخلوقات کو نباتات سے خالی مٹی، یعنی چٹیل میدان بنانے والے ہیں اور ایسا اس زمین پر موجود مخلوقات کی زندگی ختم ہونے کے بعد ہوگا، اس لیے انہیں
 چاہیے کہ اس سے عبرت پکڑیں۔

⑨ اے رسول! آپ غار والوں کے واقعے اور اس تختی کو جس میں ان کے نام درج ہیں، عجیب اور حیرت انگیز نشانی نہ سمجھیں بلکہ اس سے بڑی بڑی حیرت انگیز نشانیاں موجود ہیں، جیسے آسمانوں
 اور زمین کی تخلیق۔

⑩ اے رسول! وہ وقت یاد کریں جب چند مومن جو جوانوں نے اپنا دین بچانے کے لیے غار میں پناہ لی تو انہوں نے اپنے رب سے دعا کرتے ہوئے التجا کی: اے ہمارے رب! ہم پر اپنی
 خاص رحمت فرما کہ تو ہمارے گناہ بخش دے، ہمیں ہمارے دشمنوں سے نجات دلا اور ہمارے لیے کافروں سے ہجرت کرنے اور ایمان لانے کو راہ حق اور درست سمت کی جانب ہدایت پانے کا
 ذریعہ بنا۔

⑪ پھر ان کے وہاں سے چلے جانے اور غار میں پناہ لینے کے بعد ہم نے ان کے کانوں پر پردے ڈال دیے تاکہ وہ آوازیں نہ سن سکیں اور ہم نے کئی برس تک ان پر نیند طاری کر دی۔
خوائد: اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والے کی ذمہ داری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے لوگوں کو ہدایت پر لانے کے لیے آخری حد تک کوشش اور تبلیغ کرے۔ اگر لوگ
 ہدایت پا جائیں تو ٹھیک ورنہ وہ ان کے بارے میں غم اور افسوس نہ کرے۔

اصحاب کہف کے ٹھہرنے کی مقدار جاننے سے ضبط حساب، اللہ تعالیٰ کی کمال قدرت اور اس کی حکمت و رحمت کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ الْحِزْبَيْنِ أَحْصَى لِمَا لَبِئْتُوا أَمَدًا ۝١٢
 نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُم بِالْحَقِّ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ
 وَزِدْنَاهُمْ هُدًى ۝١٣ وَرَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ إِذْ قَامُوا فَقَالُوا
 رَبُّنَا رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَنْ نَدَّعُوا مِنْ دُونِهِ الْهَالِكُونَ
 قُلْنَا إِذْ أَشْطَطَا ۝١٤ هَلْؤَلَاءِ قَوْمًا اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ لَوْ
 لَا يَأْتُونَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ بَيْنَ يَدَيْهِمْ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى
 عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۝١٥ وَإِذْ أَعْرَضْنَا عَنْهُمْ وَمَا عِبَدُوا مِنَّا إِلَّا اللَّهَ
 فَأَوَّا إِلَى الْكَهْفِ يَنْتَرِكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيَهَيِّئُ لَكُمْ
 مِنْ أَمْرِكُمْ مَرْفَقًا ۝١٦ وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَتْ تَزُورُ عَن
 كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَتْ تَقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ
 وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِنْهُ ذَلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ مَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ
 الْمُهْتَدِ وَمَن يُضِلِلْ فَلَن تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ۝١٧ وَ
 تَحْسَبُهُمْ آيَاتًا وَأَهُمْ رُقُودٌ ۝١٨ وَنَقَلْنَا عَنْهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَ
 ذَاتَ الشِّمَالِ ۝١٩ وَكَلَبَهُمُ بَاسٌ ذِرَاعُهُ بِأَلْوَيْدِهِمْ لَوَاطَلَتْ
 عَلَيْهِمْ لَوَالِيَتٌ مِنْهُمْ فِرَارًا وَكَلْبًا مِنْهُمْ رُعْبًا ۝٢٠

12 پھر ان کے لمبا عرصہ سونے کے بعد ہم نے انہیں جگا یا تاکہ ہم ظاہر کر دیں کہ ان کے غار میں ٹھہرنے کی مدت میں اختلاف کرنے والے دونوں گروہوں میں سے کون اس ٹھہرنے کی مدت کو زیادہ جانتا ہے۔ 13 اے رسول! ہم آپ کو سچائی کے ساتھ ان کی خبر سے مطلع کرتے ہیں جس میں کوئی شک نہیں۔ بلاشبہ وہ نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے اور انہوں نے اس کی اطاعت والے کام کیے اور ہم نے انہیں ہدایت اور حق پر ثابت قدمی میں مزید ترقی دی تھی۔ 14 ہم نے ان کے دل ایمان اور اس پر جم جانے کے ساتھ اور اس راہ میں اپنے وطن چھوڑنے پر صبر کرنے کے ساتھ مضبوط کیے۔ جب وہ کافر بادشاہ کے سامنے اپنے اکیلے اللہ پر ایمان کے اظہار کے لیے کھڑے ہو گئے اور اس سے کہا: ہمارا رب جس پر ہم ایمان لائے اور جس کی ہم نے عبادت کی، وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔ ہم اس کے سوا کسی من گھڑت جھوٹے معبود کی عبادت ہرگز نہیں کریں گے۔ اگر ہم نے اس کے علاوہ کسی کی عبادت کی تو یقیناً ہم نے حق سے ہٹی ہوئی بہت ظلم والی بات کی۔ 15 پھر وہ ایک دوسرے کی طرف یہ کہتے ہوئے متوجہ ہوئے: یہ ہماری قوم ہے جس نے اللہ کے سوا معبود بنا رکھے ہیں جن کی وہ عبادت کرتے ہیں، حالانکہ ان کے پاس ان کی عبادت کرنے کی ایک بھی واضح دلیل نہیں ہے اور اس شخص سے بڑا ظالم کوئی نہیں جس نے اللہ کی طرف کسی شریک کی نسبت کر کے اس پر جھوٹ گھڑا۔ 16 اور جب تم اپنی قوم سے الگ ہو گئے اور تم نے ان معبودوں کو چھوڑ دیا جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے اور تم نے صرف اکیلے اللہ کی عبادت کو اختیار کر لیا تو اپنا دین بچانے کے لیے کسی غار میں جا بیٹھو۔ تمہارا رب تم پر اپنی رحمت پھیلا دے گا جس کے ساتھ وہ تمہارے دشمن سے تمہاری حفاظت اور دفاع کرے گا، اور تمہارے معاملات تم پر آسان کر دے گا جن سے تم اس طرح فائدہ اٹھاؤ گے کہ اپنی قوم کے درمیان نہ رہنے کی کمی پوری ہو جائے گی۔ 17 چنانچہ انہیں جو حکم دیا گیا، انہوں نے اس کی تعمیل

کی اور اللہ نے انہیں سلا دیا اور ان کے دشمن سے انہیں محفوظ رکھا۔ اے ان کا مشاہدہ کرنے والے! تو سورج کو دیکھو گا کہ وہ طلوع کے وقت ان کے غار کے دائیں جانب ہٹ جاتا ہے اور جب غروب کے وقت ڈوبتا ہے تو اس کے بائیں جانب سے کترا کر گزر جاتا ہے، اس غار پر نہیں پڑتا اور وہ ہمیشہ سائے میں ہیں۔ انہیں سورج کی گرمی تکلیف نہیں دیتی اور وہ غار کی کھلی جگہ میں ہیں، انہیں حسب ضرورت ہوا مہر آتی ہے۔ انہیں غار میں اس طرح پناہ ملنا، پھر ان پر نیند طاری کرنا، سورج کا ان سے کترا کر گزر جانا، ان کی جگہ کا کشادہ ہونا اور قوم سے ان کا نجات پانا، یہ سب امور اللہ تعالیٰ کی کارگیری کے عجائبات میں سے ہیں جو اس کی قدرت پر دلالت کرتے ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ ہدایت کے راستے کی توفیق دے، وہی حقیقت میں ہدایت یافتہ ہے اور جسے وہ اس سے بھٹکا دے اور گمراہ کر دے تو آپ اس کا کوئی مددگار نہیں پائیں گے جو اسے ہدایت کی توفیق دے اور اس کی طرف اس کی راہنمائی کرے کیونکہ ہدایت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، کسی اور کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ 18 اے ان کی طرف دیکھنے والے! ان کی آنکھوں کے کھلے ہونے کی وجہ سے تم انہیں بیدار سمجھو گے، حالانکہ حقیقت میں وہ سوئے ہوئے ہیں۔ ہم ان کی نیند ہی میں ان کی کروٹیں کبھی دائیں اور کبھی بائیں بدلتے رہتے ہیں تاکہ مٹی ان کے جسموں کو نہ کھا جائے۔ ان کے ہمراہ جو کتا تھا، وہ بھی غار کی چوکھٹ پر اپنے بازو پھیلائے ہوئے ہے۔ اگر آپ ان پر جھانکیں اور ان کا مشاہدہ کریں تو ضرور خوف کے مارے بھاگتے ہوئے ان سے پیڑ پھیر لیں گے اور آپ کا دل ان کے رعب سے بھر جائے گا۔

نوائف: * ان آیات میں اس بات کی واضح دلیل ہے کہ فتنے کے خوف سے دین بچانے کے لیے گھبراہ، اولاد، قریبی عزیزوں، دوستوں، وطن اور مال و جائیداد کو چھوڑ دینا چاہیے۔

* نوجوانوں کی تربیت کے اہتمام کی ضرورت ہے کیونکہ وہ پاکیزہ اور صاف دل کے مالک ہوتے ہیں۔ ان میں دلیری و بہادری اور حمیت و غیرت زیادہ ہوتی ہے اور امتوں کی ترقی کا انحصار انہی پر ہے۔

* اللہ تعالیٰ کی حکمت اور قدرت ہے کہ اس نے دائیں بائیں ان کی اس قدر کروٹیں بدلیں کہ زمین نے ان کے جسموں کو خراب نہ کیا اور یہ بندوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی تعلیم ہے۔

* ضرورت، شکار اور حفاظت کے لیے کتا رکھنا جائز ہے۔ * انسان کو اچھے اور نیک صالح لوگوں کی صحبت اور میل جول سے فائدہ اٹھانا چاہیے، خواہ وہ قدر و منزلت میں ان سے کم ہو۔ کتے کا ذکر صرف اس لیے محفوظ رہ گیا کہ اس نے اصحاب فضیلت کا ساتھ اختیار کیا۔

وَكَذَلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَاءَلُوا بَيْنَهُمْ ط قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ
 كَمْ لَبِثْتُمْ ط قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالُوا رَبُّكُمْ
 أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ فَابْعَثُوا أَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هَذِهِ
 إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنْظُرْ أَيُّهَا أَزْكَى طَعَامًا فَلْيَأْتِكُمْ بِرِزْقٍ
 مِنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا ۝۱۹
 إِنَّهُمْ إِنْ يَبْظَهَرُوا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ أَوْ يُعِيدُوكُمْ
 فِي مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوا إِذًا أَبَدًا ۝۲۰ وَكَذَلِكَ أَعْتَرْنَا
 عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوا أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ لَا
 رَيْبَ فِيهَا إِذِ يَتَنَازَعُونَ بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوا
 عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا رَبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ ط قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا
 عَلَى أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَسْجِدًا ۝۲۱ سَيَقُولُونَ
 ثَلَاثَةٌ رَابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ
 رَجْمًا بِالْغَيْبِ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ قُلْ
 رَبِّي أَعْلَمُ بِعَدَّتِهِمْ مَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ ۝۲۲ فَلَا تَمَارِ فِيهِمْ
 إِلَّا امْرَأَةٌ ظَاهِرًا ۝ وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِمْ مِنْهُمْ أَحَدًا ۝۲۳

۱۹ جیسے ہم نے ان کے ساتھ کیا جس میں سے ہم نے اپنی قدرت کے بعض عجائب ذکر کر دیے، اسی طرح ہم نے انہیں ایک لمبی مدت کے بعد جگا یا تاکہ وہ ایک دوسرے سے پوچھیں کہ وہ کتنی دیر سوئے رہے۔ کسی نے ان میں سے کہا: ہم ایک دن یا ایک دن سے بھی کم سوئے رہے ہیں اور ان میں سے کسی نے کہا، جسے ان کی سو کرگزار ہوئی مدت کا صحیح اندازہ نہ ہوا: تمہارے سو کرگزارے ہوئے وقت کی مدت تمہارا رب ہی بہتر جانتا ہے، اس لیے اس کے علم کا معاملہ اس کے سپرد کرو اور اس کام میں مشغول ہو جاؤ جو تمہارے لیے مددگار ہو اور اب تم اپنے میں سے کسی کو چاندی کے یہ سکے دے کر شہر بھیجو، جس کا تصور ان کے ذہن میں تھا، تو وہ اچھی طرح دیکھ لے کہ کس کا کھانا زیادہ پاکیزہ اور کمائی زیادہ عمدہ ہے۔ وہ تمہارے لیے اس سے خوراک لے کر آئے۔ وہ شہر میں داخل ہوتے، نکلنے اور معاملہ کرتے وقت غور و فکر اور پوری احتیاط سے کام لے اور کسی کو تمہاری جگہ کی خبر نہ ہونے دے کیونکہ اس سے کوئی بڑی مصیبت آسکتی ہے۔

۲۰ اگر تمہاری قوم کو تمہاری اطلاع ہوگئی اور تمہاری اس جگہ کا انہیں علم ہو گیا تو وہ پتھروں سے رجم کر کے تمہیں مار دیں گے یا تمہیں اپنے ناحق دین کی طرف لوٹا دیں گے جس پر تم اللہ کی مہربانی سے، دین حق کی طرف ہدایت پانے سے پہلے تھے۔ اگر تم اس کی طرف پلٹ گئے تو کبھی کامیاب نہ ہو گے، نہ دنیا کی زندگی میں اور نہ آخرت میں، بلکہ دین حق جس کی طرف اللہ نے تمہیں ہدایت دی ہے، اس کو چھوڑنے اور اس باطل دین کو اپنانے کی وجہ سے تم دونوں جہانوں میں بہت زیادہ نقصان اٹھاؤ گے۔ ۲۱ جیسے ہم نے ان کے ساتھ حیران کن معاملات کیے جو ہماری قدرت پر دلالت کرتے ہیں کہ انہیں سالہا سال تک سلائے رکھا، پھر انہیں جگایا، اسی طرح ہم نے ان کے شہر والوں کو ان کے بارے میں مطلع کر دیا تاکہ ان کے شہر والے یہ جان لیں کہ اہل ایمان کی مدد کا اللہ کا وعدہ سچا، مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنا برحق اور قیامت یقینی طور پر آنے والی ہے جس میں کوئی شک

نہیں۔ پھر جب غار والوں کا معاملہ ظاہر ہو گیا اور وہ فوت ہو گئے تو ان پر مطلع ہونے والوں نے ان کے بارے میں اختلاف کیا کہ ان کے معاملے میں کیا کیا جائے؟ ان میں سے ایک گروہ نے کہا: ان کے غار کے دروازے پر ان کی دیکھ بھال اور حفاظت کے لیے ایک عمارت بنا دو۔ ان کا رب ہی ان کے حال کا زیادہ علم رکھتا ہے۔ ان کا حال بتاتا ہے کہ انہیں اللہ کے ہاں خصوصی مقام حاصل تھا۔ ان پر غلبہ پانے والے جن لوگوں کے پاس علم تھا صحیح دعوت، انہوں نے کہا: ہم تو ان کی اس جگہ پر ان کی تکریم اور ان کے مرتبے کی یادگار کے طور پر ضرور مسجد بنائیں گے۔ ۲۲ ان کے قصے میں بحث مباحثہ کرنے والے بعض لوگ ان کی تعداد کے بارے میں کہیں گے: وہ تین تھے اور چوتھا ان کا کتا تھا اور کچھ کہیں گے: وہ پانچ تھے، چھٹا ان کا کتا تھا۔ ان دونوں گروہوں نے یہ بات بغیر کسی دلیل کے محض اندازے ہی سے کہی ہے۔ اور بعض کہیں گے: وہ سات تھے اور آٹھواں ان کا کتا تھا۔ اے رسول! آپ کہہ دیں: میرا رب ان کی تعداد زیادہ جانتا ہے۔ ان کی تعداد سو ان کے چند لوگوں کے کوئی نہیں جانتا جنہیں اللہ نے ان کی تعداد بتائی ہے، لہذا آپ ان کی تعداد اور دیگر حالات کے بارے میں اہل کتاب وغیرہ سے بس سرسری گفتگو ہی کریں، زیادہ گہرائی میں نہ جائیں، یعنی ان کے بارے میں جو جی آپ پر اتری ہے، اسی پر اکتفا کریں۔ ان کے بارے میں کسی سے تفصیلات نہ پوچھیں کیونکہ وہ ان کی تفصیلات نہیں جانتے۔

نوائف: ان آیات سے وکالت کا جواز ثابت ہوتا ہے، نیز یہ آیات لوگوں کے ساتھ معاملات کرتے وقت نرمی اور حسن معاشرت اختیار کرنے پر دلالت کرتی ہیں۔

✽ قبروں پر مسجدیں بنانا، ان میں نماز پڑھنا اور ان پر عمارتیں بنانا ہماری شریعت میں ناجائز ہے۔

✽ اس قصے میں اللہ کی قدرت کی دلیل ہے کہ وہ لوگوں کو قبروں سے اٹھا کر حشر میں اکٹھا کرنے اور ان کا حساب لینے پر قادر ہے۔

✽ یہ آیات دلیل ہیں کہ وہ بحث مباحثہ قابل تعریف ہے جو بہت اچھے انداز سے ہو۔

وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَلِكَ غَدًا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ
 اللَّهُ ۗ وَادْكُرْ رَبَّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلْ عَلَيَّ أَنْ يَهْدِيَنِي
 رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ هَذَا ارشَادًا ۗ وَابْتَئُوا فِي كَهْفِهِمْ
 ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تَسْعًا ۗ قُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا
 لَبِئْتُوا لَهُ غَيْبُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَبْصَرُ بِهِ وَأَسْمِعُ مَا
 لَهُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَاوِيٍّ وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا ۗ
 وَاتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ لِأُمِّدَّ لِكَلِمَتِهِ ۗ
 وَلَنْ تُجَدَّ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا ۗ وَأَصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ
 يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ
 وَلَا تَعْدُ عَيْنُكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۗ
 وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ
 أَمْرُهُ قُرْطًا ۗ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ ۗ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمَرْ
 وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْفُرْ ۗ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا
 أَحَاطَ بِهَا كُلُّ شَيْءٍ فَخًّا وَإِنْ يَسْتَعِجِبُوا إِيغَاثُوا بِسَاءِ
 كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا ۗ

اور اے نبی! آپ جو کام کل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، اس کے بارے میں ایسا ہرگز نہ کہیں: میں یہ کام کل کروں گا کیونکہ آپ نہیں جانتے کہ آپ وہ کام کر سکیں گے یا اس کے کرنے میں آپ کے سامنے کوئی رکاوٹ آجائے گی؟ اس حکم کا مخاطب ہر مسلمان ہے۔ مگر آپ اپنے اس فعل کو اللہ کی مشیت و ارادے سے مشروط کر دیں، یعنی یوں کہیں: اگر اللہ نے چاہا تو کل میں یہ کام ضرور کروں گا۔ اگر آپ یہ کہنا بھول گئے ہوں، تو اپنے قول ”ان شاء اللہ“ سے اپنے رب کو یاد کر لیں۔ اور یہ کہیں: مجھے پوری امید ہے کہ میرا رب مجھے اس سے بھی زیادہ ہدایت اور توفیق کے قریب کی بات کی راہنمائی کرے گا۔ اصحاب کہف اپنے اس غار میں تین سو نو سو سال رہے۔ اے رسول! کہہ دیں: اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنی غار میں کتنی مدت ٹھہرے رہے اور ہم نے ان کے ٹھہرنے کی مدت بتا دی ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بعد کسی کی بات کی کوئی گنجائش نہیں۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ پوشیدہ ہے، اس کا خالق اور عالم بھی اللہ پاک اکیلا ہے۔ کیا ہی خوب ہے وہ پاک مالک دیکھنے والا کہ وہ ہر چیز کو دیکھتا ہے اور کیا خوب ہے وہ سننے والا کہ وہ ہر چیز کو سنتا ہے۔ اس کے سوا ان کا کوئی کارساز نہیں جو ان کے معاملات کی نگرانی کرے۔ وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا، اس لیے وہ اکیلا ہی حکم دینے والا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے یہ بات واضح کر دی کہ حکم اس اکیلے ہی کا ہے تو اس نے اپنے رسول (ﷺ) کو حکم دیا کہ وہ اس حکم ربانی کی تلاوت اور پیروی کریں جو ان کی طرف وحی کیا جاتا ہے، چنانچہ فرمایا:

اے رسول! اللہ نے جو قرآن آپ کی طرف وحی کیا ہے، اسے پڑھیں اور اس پر عمل کریں۔ اس کی باتوں کو بدلنے والا کوئی نہیں کیونکہ وہ تمام کی تمام باتیں سچی اور عدل پر مبنی ہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کے سوا ہرگز کوئی ٹھکانا اور پناہ کی جگہ نہیں پائیں گے جہاں آپ ٹھکانا حاصل کر سکیں یا اس کے سوا پناہ پکڑ سکیں۔

اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ رکھا کریں جو اخلاص کے ساتھ اپنے رب کو صبح و شام دعائے عبادت اور دعائے سوال کے ذریعے سے پکارتے ہیں۔ مال داروں اور اونچے مقام و مرتبہ والوں کو اپنے ساتھ بٹھانے کی خاطر آپ کی آنکھیں ان مخلص ساتھیوں سے نہ پھریں۔ آپ اس کی بات نہ مانیں جس کے دل پر مہر لگا کر ہم نے اسے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے، اور وہ آپ کو مشورہ دیتا ہے کہ فقراء کو اپنی مجلس سے دور رکھیں۔ اس شخص نے اپنے نفس کی خواہشات کو اپنے رب کے حکم سے مقدم جانا، ایسے شخص کے عمل برباد ہو گئے۔ اے رسول! دلوں کی غفلت کی وجہ سے اللہ کا ذکر چھوڑ دینے والے لوگوں سے کہہ دیں: جو میں تمہارے پاس لایا ہوں، وہ حق ہے اور وہ اللہ کی طرف سے ہے، میری طرف سے نہیں اور میں مومنوں کو اپنے سے دور بٹھانے والی تمہاری اس تجویز کو ہرگز نہیں مانتا۔ تم میں سے جسے اس حق پر ایمان لانا ہے، لے آئے اور وہ جلد اس کی جزا پر خوش ہوگا اور جو اس کے ساتھ کفر کرنا چاہے، وہ کفر کرے اور وہ عنقریب اس سزا پر پہنچتے گا جو اس کے انتظار میں ہے۔ جن لوگوں نے کفر کا انتخاب کر کے خود پر ظلم کیا ہے، بلاشبہ ہم نے ان کے لیے بہت بڑی آگ تیار کی ہے جس کی دیواریں انہیں گھیرے ہوئے ہوں گی اور وہ اس سے بھاگ نہیں سکیں گے۔ اگر وہ شدت پیماس سے پانی طلب کرنے کے لیے فریاد کریں گے تو تیل کی تلچھٹ جیسے سخت گرم پانی سے ان کی فریاد پوری کی جائے گی جو سخت گرم ہونے کی وجہ سے ان کے چہرے بگاڑ دے گا۔ نہایت برا ہے یہ مشروب جس سے ان کی طلب پوری کی جائے گی۔ وہ ان کی پیاس ختم نہ کرے گا بلکہ الٹا اسے بڑھائے گا اور نہ ان شعلوں کی حرارت کو کم کرے گا جو ان کی کھال ادھیڑ رہی ہوگی۔ آگ نہایت برا ٹھکانا ہے جس میں وہ اتریں اور قیام کریں گے۔

نوائے: شریعت اور ادب دونوں کا تقاضا ہے کہ مستقبل کے امور کو اللہ تعالیٰ کی مشیت اور ارادے سے مشروط ٹھہرایا جائے۔ نیک لوگوں کی صحبت کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ ان کی صحبت اور ہم نشینی اختیار کرنے کی مکمل کوشش کرنی چاہیے اور ان کے ساتھ گھل کے رہنا چاہیے، خواہ وہ نیک لوگ فقیر ہی ہوں۔ بلاشبہ ان کی صحبت کے اس قدر فوائد ہیں جو شارب ہی نہیں کیے جاسکتے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ
 أَحْسَنَ عَمَلًا ۗ ۝۳۰ أُولَٰئِكَ لَهُمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ
 تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَ
 يَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِنْ سُندُسٍ وَاسْتَبْرَقٍ مُتَّكِنِينَ
 فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ نَبْعٌ الثَّوَابِ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۗ ۝۳۱ وَأَصْرَبُ
 لَهُمْ مَثَلًا رَجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاحِدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَابٍ
 وَحَفَفْنَاهُمَا بِنَخْلٍ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ۗ ۝۳۲ كَلَّمَا الْجَنَّتَيْنِ
 أَنْتِ أَكْلَاهَا وَلَمْ تَظْلِمِي مِنْهُ شَيْئًا وَفَجَّرْنَا خِلْفَاهُمَا نَهْرًا ۗ ۝۳۳
 وَكَانَ لَهُ شِجْرٌ فَقَالَ لِمَ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَنَا
 أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَأَعَزُّ نَفَرًا ۗ ۝۳۴ وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ
 ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ قَالَ مَا أَظُنُّ أَنْ تَبِيدَ هَذِهِ أَبَدًا ۗ ۝۳۵
 وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِنْ رُجِدْتُ إِلَىٰ رَبِّي لَأَجِدَنَّ
 خَيْرًا مِنْهَا مُنْقَلَبًا ۗ ۝۳۶ قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ
 أَكْفَرْتِ بِالَّذِي خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ
 سَوَّيْتُكَ رَجُلًا ۗ ۝۳۷ لَكِنَّا هُوَ اللَّهُ رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِرَبِّي أَحَدًا ۗ ۝۳۸

جب اللہ تعالیٰ نے اس عذاب کا ذکر کیا جو اس نے ظالموں کے لیے تیار کیا ہے تو ساتھ ہی اس عزت والے ثواب کا بھی ذکر کیا جو اس نے اہل ایمان کے لیے تیار کیا ہے، چنانچہ فرمایا:

۳۰ بلاشبہ جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، یقیناً انھوں نے اپنا عمل بہت اچھا کر لیا، لہذا ان کے لیے عظیم ثواب ہے۔ بلاشبہ ہم اچھا عمل کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کریں گے، بلکہ ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ بغیر کسی کمی کے انھیں دیں گے۔

۳۱ ان ایمان اور نیک اعمال والے لوگوں کے لیے ٹھہرنے کی ایسی جنتیں ہیں جہاں وہ ہمیشہ قیام کریں گے۔ ان کی رہائش گاہوں کے نیچے جنت کی انتہائی خوش ذائقہ پانی کی نہریں جاری ہوں گی۔ انھیں وہاں سونے کے کنگنوں سے سجایا گیا ہوگا اور وہ وہاں باریک اور موٹے ریشم کے سبز لباس پہننے ہوں گے اور وہ خوبصورت پردوں سے مزین پلنگوں پر براجمان ہوں گے۔ ان کا بدلہ کیا خوب بدلہ ہے اور جنت کیا خوب اور عمدہ آرام گاہ اور ٹھکانا ہے جہاں وہ قیام کریں گے۔

جب اللہ تعالیٰ نے ظالموں اور اہل ایمان کی جزا کا ذکر فرمایا تو ان دونوں کی مثال بھی بیان فرمائی، چنانچہ فرمایا:

۳۲ اے رسول! دو آدمیوں، یعنی کافر اور مومن کی مثال بیان کریں۔ ان میں سے کافر کو ہم نے انگوروں کے دو باغ عطا کیے اور دونوں باغوں کو کھجور کے درختوں سے گھیر دیا، پھر ان دونوں کے درمیان خالی جگہ پر ہم نے کھیتیاں بھی اگائیں۔

۳۳ پھر ہر ایک باغ کھجوروں، انگوروں اور کھیتوں کی صورت میں خوب پھل لایا اور اس میں کسی طرح کی کمی نہ کی بلکہ ہر ایک نے بھر پور پیداواری۔ ہم نے ان دونوں باغوں کو آسانی سے سیراب کرنے کے لیے ان کے درمیان نہر جاری کر دی تھی۔

۳۴ ان دونوں باغوں کے مالک کے پاس ان کے علاوہ دیگر اموال اور پھل بھی تھے تو اس نے اپنے مومن ساتھی پر رعب ڈالنے کے لیے بڑے غرور سے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا:

میں تجھ سے زیادہ مالدار ہوں، حیثیت میں تجھ سے زیادہ معزز ہوں اور میرا جتنا تجھ سے زیادہ مضبوط ہے۔

۳۵ وہ کافر، مومن کے ہمراہ اپنے باغ میں داخل ہوا تا کہ اسے وہ باغ دکھائے جبکہ وہ کافر اور خود پسندی کی وجہ سے خود پر ظلم کرنے والا تھا۔ اس کافر نے کہا: یہ باغ جو تم دیکھ رہے ہو، میں نے اس کی بقا کے جو اسباب اختیار کیے ہیں، میرا نہیں خیال کہ یہ کبھی فنا ہوگا۔

۳۶ اور میرا نہیں خیال کہ قیامت آئے گی۔ یہ زندگی ہمیشہ رہے گی اور اگر بالفرض قیامت آ بھی گئی تو جب مجھے اٹھایا جائے گا اور میں اپنے رب کی طرف لوٹا جا جاؤں گا تو اٹھائے جانے کے بعد یقیناً وہاں میں اپنے اس باغ سے زیادہ بہتر لوٹنے کی جگہ پاؤں گا۔ دنیا میں میری مالداری کا تقاضا ہے کہ دوبارہ اٹھائے جانے کے بعد بھی میں مالدار رہوں۔

۳۷ اس کے مومن ساتھی نے اس کی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا: کیا تو نے اس ہستی کا انکار کیا جس نے تیرے باپ آدم کو مٹی سے پیدا کیا اور پھر تجھے مادہ منویہ سے پیدا کیا، پھر تجھے مرد انسان بنا دیا اور تجھے متوازن اعضاء دیے اور پورا آدمی بنا دیا؟ لہذا جو ان تمام باتوں پر قادر ہے، وہ تجھے دوبارہ اٹھانے پر بھی قادر ہے۔

۳۸ لیکن میں تو تیرے والی یہ بات نہیں کہتا۔ میں تو صرف یہ کہتا ہوں کہ وہ اللہ پاک ہی میرا رب ہے جو ہم پر اپنی نعمتوں سے فضل و احسان کرنے والا ہے اور میں عبادت میں کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراؤں گا۔

فوائد: حضور رقب کے ساتھ کثرت سے اللہ کا ذکر کرنا عمروں اور اوقات میں برکت کا عظیم سبب ہے۔

حصول ثواب اور نجات کی دو بنیادیں ہیں: (1) ایمان۔ (2) نیک اعمال۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں ثواب انھی دو چیزوں پر رکھا ہے۔

وَلَوْلَا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتِكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ
 إِنَّ تَرِنَ أَنَا أَقَلُّ مِنْكَ مَالًا وَوَلَدًا ۝۳۹ فَعَسَىٰ رَبِّي أَن
 يُؤْتِيَنِي خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَاءِ
 فَنُصِيبَهُ صَعِيدًا ۝۴۰ أَوْ يُصِيبَهُ مَا أُغْوِرُوا فَلَن تَسْتَطِيعَ
 لَهُ طَلَبًا ۝۴۱ وَأُحِيطَ بِشَمْرِهِ فَاصْبِرْ يَقْدُبُ كَفْيَهُ عَلَىٰ مَا
 أَنْفَقَ فِيهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا وَيَقُولُ لِيَلَيْتَنِي
 لَمْ أَشْرِكْ بِرَبِّي أَحَدًا ۝۴۲ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ فِتْنَةٌ يَنْصُرُونَهُ
 مِنْ دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مُنتَصِرًا ۝۴۳ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ
 لِلَّهِ الْحَقِّ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَخَيْرٌ عُقْبًا ۝۴۴ وَاصْرَبْ لَهُمْ
 مَثَلَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَا أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ
 فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوهُ
 الرِّيحُ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝۴۵ أَلَمْ آتِ
 الْبَنُونَ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَقِيَّةُ الصَّالِحَةُ خَيْرٌ
 عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا ۝۴۶ وَيَوْمَ نَسِيرُ الْجِبَالِ وَ
 تَرَى الْأَرْضَ بَارِزَةً وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا ۝۴۷

39) جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو تو نے یہ کیوں نہ کہا: جو کچھ ہوتا ہے، اللہ کی مشیت اور ارادے سے ہوتا ہے۔ اللہ کے بغیر کسی کو بھی قوت حاصل نہیں۔ وہی جو چاہتا ہے، کرتا ہے اور وہی طاقت والا ہے۔ اگر تو مجھے مالی اعتبار سے اپنے سے زیادہ فقیر اور اولاد میں اپنے سے کم دیکھ رہا ہے۔

40) تو مجھے توقع ہے کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے بہتر عطا کر دے اور تیرے باغ پر آسمان سے عذاب بھیج دے تو تیرا یہ باغ چھیل میدان بن جائے جس میں کوئی سبزہ نہ رہے اور اس قدر چکنا میدان بن جائے کہ اس میں پاؤں پھلسیں۔

41) یا اس کا پانی زمین میں اس قدر گہرا ہو جائے کہ تو کسی ذریعے سے اسے حاصل نہ کر سکے۔ جب اس کا پانی گہرا ہو جائے گا پھر تو وہ باغ بھی باقی نہیں رہے گا۔

42) اور مومن جو توقع کر رہا تھا وہی ہوا، چنانچہ کافر کے باغ کے پھلوں کو تباہی نے گھیر لیا اور کافر نے اس کی آباد کاری اور اصلاح میں جو مال خرچ کیا تھا، شدید حسرت اور پچھتاوے سے اس پر ہاتھ ملتا رہ گیا اور وہ باغ اپنے ان ستونوں اور پھپھروں پر گرا پڑا تھا جن پر انگوروں کی بیلیں پھیلائی جاتی تھیں اور وہ یہ کہہ رہا تھا: اے کاش! میں اپنے اکیلے رب پر ایمان لاتا اور اس کے ساتھ اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہراتا۔

43) اس کافر کا کوئی جتھا اسے اترنے والے اس عذاب سے بچانے نہ آیا، حالانکہ اسے اپنے جتھے پر بڑا غرور تھا اور نہ وہ خود ہی باغ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی تباہی سے بچا سکا۔

44) یہیں سے ثابت ہے کہ نصرت و حکومت کا اختیار اکیلے اللہ کا ہے۔ وہی پاک ہستی اپنے اہل ایمان اولیاء کو بہتر ثواب دینے والی ہے، وہ انھیں دگنا ثواب عطا کرتی ہے۔ ان کے انجام کے اعتبار سے بھی وہی ذات ان کے لیے بہتر ہے۔

45) اور اے رسول! دنیا کے دھوکے فریب میں مبتلا لوگوں کے لیے اس کی مثال بیان کریں: اس کے زوال پانے اور جلد ختم ہو جانے کی مثال بارش کے اس پانی کی طرح ہے جسے ہم نے آسمان

سے نازل کیا تو اس سے زمین میں کئی طرح کی نباتات اگیں، پھر پک کر تیار ہو گئیں، آخر کار وہ چورا چورا ہو گئیں جن کے اجزاء کو ہوائیں دوسرے مقامات پر اڑائے پھرتی ہیں اور زمین پھر پہلے کی طرح ہو گئی اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر ہمیشہ سے پوری طرح قدرت رکھنے والا ہے۔ اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔ وہ جسے چاہے زندہ رکھے اور جسے چاہے ختم کر دے۔

46) مال اور اولاد تو دنیاوی زندگی کی زیب و زینت ہے اور آخرت میں اس مال کا کوئی فائدہ نہیں الایہ کہ وہ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے خرچ کیا جائے۔ اچھے اعمال اور اقوال جو اللہ کو پسند ہیں، وہ ثواب کے اعتبار سے دنیا میں موجود ہر زینت سے بہتر ہیں۔ یہی وہ نیکیاں ہیں جن کی انسان امید رکھتا ہے کیونکہ دنیا کی زیب و زینت فنا ہونے والی ہے اور اللہ کے پسندیدہ اعمال و اقوال کا ثواب ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔

47) اس دن کو یاد کریں جب ہم پہاڑوں کو ان کی جگہوں سے ہٹا دیں گے اور پہاڑوں، درختوں اور عمارتوں کے ختم ہو جانے کی وجہ سے تم زمین کو صاف اور کھلی دیکھو گے۔ ہم تمام مخلوقات کو جمع کریں گے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی باقی نہ چھوڑیں گے۔ سب کو دوبارہ اٹھا دیں گے۔

نوائف: مومن کو چاہیے کہ وہ کافر کی مالداری کے رعب سے متاثر نہ ہو۔ اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کی خیر خواہی کرے اور اسے اللہ پر ایمان لانے اور اس کی وحدانیت کا اقرار کرنے کی طرف مائل کرے، نیز اسے اللہ کے انعامات و احسانات پر شکر بجالانے کا راستہ دکھائے۔ ہر شخص کو چاہیے کہ جب اسے اپنے مال و اولاد میں سے کوئی چیز بھلی لگے تو اس نعمت کی نسبت اس کے عطا کرنے والے کی طرف کرے، یعنی یوں کہے: مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دنیا ہی میں جلد سزا دے دیتا ہے۔ جس کا مال اس کے لیے لگھاٹے، سرکشی، بغاوت اور کفر کا باعث ہو، اس کے بارے میں یہ دعا کرنا جائز ہے کہ اللہ اس کا مال تباہ و برباد کر دے۔ بندے کو چاہیے کہ وہ کثرت سے باقی رہنے والی نیکیاں کرے۔ ان سے قول و فعل کا ہر وہ نیک عمل مراد ہے جو آخرت کے لیے باقی رہے۔ بندے کو قیامت کی ہولناکیاں یاد رکھنی چاہئیں اور اس دن کے لیے عمل کرنا چاہیے تاکہ وہ اس کی ہولناکیوں سے نجات پائے اور اللہ تعالیٰ کی جنت اور اس کی رضامندی سے سرفراز ہو سکے۔

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ وَيَسْتَغْفِرُوا رَبَّهُمْ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمْ سُنَّةٌ الْأُولَىٰ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ۝ وَمَا تُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ ۚ وَيَجَادِلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَمَا نُذِرُوا هُزُوًا ۝ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدُهُ إِنَّا جَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِنْ تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ فَلَنْ يَهْتَدُوا إِذًا أَبَدًا ۝ وَرَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوا لَعَجَلَهُمْ الْعَذَابَ بَلْ لَهُمْ مَوْعِدٌ لَّنْ يَجِدُوا مِنْ دُونِهِ مَوْيلًا ۝ وَتِلْكَ الْقُرَىٰ أَهْلَكْنَاهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَوْعِدًا ۝ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَتْلِهِ لَا أَبْرَحُ حَتَّىٰ أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا ۝ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنَهُمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ۝ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِقَتْلِهِ إِتَّاعَدَا لَنَا لَقْدَ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصِيبًا ۝

۵۵) ان دشمنی رکھنے والے کفار کو محمد (ﷺ) کے اپنے رب کی طرف سے لائے ہوئے دین پر ایمان لانے سے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرنے سے اظہار و بیان کی کسی کمی کوتاہی نے نہیں روکا کیونکہ یقیناً قرآن میں ان کے لیے کئی مثالیں بیان کی گئی ہیں اور واضح دلائل بھی ان کے پاس آئے ہیں۔ انھیں بس اس چیز نے روکا ہے کہ وہ ڈھٹائی اور بے شرمی سے سابقہ قوموں والے عذاب کا مطالبہ کر رہے ہیں اور جس عذاب سے انھیں ڈرایا گیا، اسے آنکھوں سے دیکھنا چاہتے ہیں۔ ۵۶) ہم اپنا جو رسول بھیجتے ہیں، وہ ایمان والوں اور اطاعت گزاروں کو خوشخبری دینے اور کافروں اور نافرمانوں کو ڈرانے کے لیے بھیجتے ہیں اور ان رسولوں کا دلوں پر اختیار نہیں ہوتا کہ وہ انھیں ہدایت پر لگالیں۔ اللہ کے ساتھ کفر کرنے والے روشن دلائل کے باوجود رسولوں سے جھگڑتے ہیں تاکہ وہ اپنے باطل کے ذریعے سے محمد (ﷺ) پر نازل ہونے والے حق کو لوٹکھڑادیں اور انھوں نے قرآن اور جس چیز سے انھیں ڈرایا گیا، اسے ٹھٹھا مذاق بنا ڈالا۔ ۵۷) اس شخص سے بڑھ کر ظالم کوئی نہیں جسے اس کے رب کی آیتوں کے ذریعے سے نصیحت کی جائے تو وہ ان میں بیان کیے گئے عذاب کے وعدوں کی پروا نہ کرے اور ان سے سبق حاصل کرنے سے منہ موڑ لے، اس کفر اور نافرمانیوں کو بھول جائے جو اس نے دنیا کی زندگی میں آگے بھیجیں اور ان سے توبہ نہ کی۔ بلاشبہ ہم نے ایسی صفات کے حامل لوگوں کے دلوں پر پردے ڈال دیے ہیں جو انھیں قرآن کے سمجھنے سے دور رکھتے ہیں اور ان کے کانوں میں بھی ایسے ڈال ڈال دیے ہیں جن سے ان کا قرآن سننا اور اسے قبول کرنا ناممکن ہو گیا ہے۔ اگر آپ انھیں ایمان کی طرف بلا تے رہیں تو وہ اس وقت تک آپ کی دعوت کبھی قبول نہیں کریں گے جب تک ان کے دلوں پر پردے اور کانوں میں ڈال پڑے ہیں۔ ۵۸) تاکہ ان جھٹلانے والوں کے بارے میں نبی اکرم (ﷺ) جلد عذاب آنے کی امید اور انتظار نہ رکھیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے آپ سے فرمایا: اے رسول! آپ کا رب اپنے توبہ

کرنے والے بندوں کے گناہ بہت زیادہ بخشنے والا ہے۔ وہ ایسا رحیم ہے کہ اس کی رحمت ہر چیز سے وسیع ہے۔ یہ بھی اس کی رحمت ہے کہ وہ نافرمانوں کو مہلت دیتا ہے تاکہ وہ اس کے حضور توبہ کر لیں۔ اگر اللہ تعالیٰ ان منہ پھیرنے والوں کو ان کے جرائم کی سزا میں پکڑے تو یقیناً انھیں دنیا کی زندگی میں جلد عذاب دے دے لیکن وہ نہایت حوصلے والا، خوب رحم کرنے والا ہے، اس نے ان کا عذاب ٹال دیا تاکہ وہ توبہ کریں، بلکہ ان کے لیے ایک جگہ اور وقت مقرر ہے جس میں توبہ نہ کرنے کی صورت میں ان کے کفر اور منہ پھیرنے کی سزا ملے گی، پھر وہ اللہ کے سوا پناہ پکڑنے کی کوئی جگہ نہیں پائیں گے۔ ۵۹) یہ کافر بستیاں جو تمہارے قریب ہیں جیسے قوم ہود، قوم صالح اور قوم شعب کی بستیاں، ان کے رہنے والوں نے جب کفر اور نافرمانیاں کر کے خود پر ظلم کیا تو ہم نے انھیں ہلاک کر دیا اور ان کی تباہی کی بھی ہم نے ایک مدت مقرر کر رکھی تھی۔ ۶۰) اے رسول! وہ وقت یاد کریں جب موسیٰ (ﷺ) نے اپنے خادم یوشع بن نون (ﷺ) سے کہا: میں تو ہمیشہ چلتا ہی رہوں گا حتیٰ کہ دو دریاؤں کے سنگم پر پہنچ جاؤں یا پھر عرصہ دراز تک چلتا رہوں گا حتیٰ کہ اس نیک بندے سے ملاقات ہو جائے تو اس سے علم حاصل کروں۔ ۶۱) چنانچہ وہ دونوں چلے اور جب دو دریاؤں کے سنگم پر پہنچے تو وہاں اپنی وہ چھلی بھول گئے جو انھوں نے زاہراہ کے طور پر ساتھ رکھی تھی۔ تب اللہ تعالیٰ نے چھلی کو زندہ کیا اور اس نے دریا میں سرنگ نما راستہ بنا لیا جسے پانی نے مل کر ختم نہ کیا۔ ۶۲) پھر جب وہ دونوں اس جگہ سے آگے بڑھے تو موسیٰ (ﷺ) نے اپنے خادم سے کہا: لاؤ ہمارا ناشتہ دو، یقیناً ہم تو اپنے اس سفر میں شدید تھکاوٹ کا شکار ہو گئے ہیں۔

نوائف: اللہ تعالیٰ کی حکمت و رحمت ہے کہ اس نے باطل کے ذریعے سے حق ٹھکانے والوں کو حق کے غلبے اور اسے نمایاں کرنے کا، نیز باطل کی قلعی کھولنے اور اس کی خرابی ظاہر کرنے کا سبب بنایا ہے۔ مذکورہ آیات میں حق کا علم ہونے کے بعد اسے ٹھکانے والے کو ڈرایا گیا ہے کہ وہ سکتا ہے اس کے بعد اس کے اور حق کے درمیان ایسی رکاوٹ آجائے کہ قبول حق کا امکان ہی نہ رہے اور یہ سب سے بڑا ڈراوا ہے۔ علم اور اسے حاصل کرنے کے لیے سامان سفر باندھنے کی فضیلت اور فضلاء و علماء کے ملاقات کو عقیمت سمجھنا، خواہ ان کے علاقے دور ہی ہوں۔ ﴿الْحَوْت﴾ کا لفظ چھوٹی بڑی تمام مچھلیوں پر بولا جاتا ہے۔ اور قرآن میں ﴿السَّمَك﴾ کا لفظ استعمال نہیں ہوا۔ مچھلی کے لیے قرآن میں حوت، نون اور لحم طری (تازہ گوشت) کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ مستحب بات یہ ہے کہ آدمی ذہین و فطین اور سمجھ دار شخص کو اپنا خادم اور سیکرٹری بنائے تاکہ اس کا کام اچھے طریقے سے پایہ تکمیل کو پہنچے۔

قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحَوْتَ وَمَا أَنْسَيْنَاهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَعْرِ عَجَبًا ﴿٦٦﴾ قَالَ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْعَثُ ۖ فَاذْتَدَاعَىٰ عَلَىٰ آثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿٦٧﴾ فَوَجَدَا عَبْدًا مِنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا ﴿٦٨﴾ قَالَ لَهُ مُوسَىٰ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَىٰ أَنْ تُعَلِّمَ مِنِّي مِمَّا عَلَّمْتَ رُشْدًا ﴿٦٩﴾ قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٠﴾ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا ﴿٧١﴾ قَالَ سَتَجِدُنِي إِنِ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا ﴿٧٢﴾ قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّىٰ أُحَدِّثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿٧٣﴾ فَانْطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا ﴿٧٤﴾ قَالَ أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا ﴿٧٥﴾ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٦﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ﴿٧٧﴾ فَانْطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا أَلْقَا عُلْمًا فَفَقَتَهُ ۗ قَالَ أَقْتَلْتُ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا ﴿٧٨﴾

٦٦) خادم نے کہا: آپ نے دیکھا اس وقت کیا ہوا جب ہم چٹان سے نیک لگا کر آرام کر رہے تھے؟! میں آپ کو مچھلی کا معاملہ بتانا بھول گیا۔ دراصل شیطان ہی نے مجھے بھلا یا کہ میں آپ سے اس کا ذکر کروں۔ مچھلی تو وہاں زندہ ہو گئی تھی اور اس نے بڑے انوکھے طریقے سے دریا میں اپنا راستہ بنا لیا۔

٦٧) موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا: یہی تو ہماری منزل تھی جس کی تلاش میں ہم آئے تھے۔ وہی اس نیک آدمی کے مقام کی نشانی تھی، چنانچہ وہ دونوں وہیں سے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے دیکھتے واپس آئے تاکہ راستہ نہ بھول جائیں حتیٰ کہ وہ اس چٹان کے پاس پہنچ گئے اور وہاں سے پھر مچھلی کے دریا میں داخل ہونے کی جگہ پر آئے۔

٦٨) چنانچہ جب وہ دونوں مچھلی کے غائب ہونے کی جگہ پہنچے تو وہاں انھیں ہمارے نیک بندوں میں سے ایک بندہ ملا (اور وہ تھے خضر علیہ السلام) جسے ہم نے اپنی خاص رحمت عطا کر رکھی تھی اور اسے اپنے پاس سے خاص علم سکھا رکھا تھا جس سے لوگ واقف نہیں ہوتے اور اسی پر یہ قصہ مشتمل ہے۔

٦٩) موسیٰ علیہ السلام نے ان سے نہایت تواضع اور نرمی سے درخواست کی: کیا مجھے آپ کی خدمت میں رہنے کی اجازت ہے تاکہ آپ اس علم میں سے مجھے سکھا دیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا ہے اور وہ حق کی طرف راہنمائی کرنے والا ہے۔

٧٠) خضر (علیہ السلام) نے کہا: آپ میرے علم (کے نتائج) کو دیکھ کر اس پر صبر نہیں کر سکیں گے کیونکہ وہ اس علم کے موافق نہیں ہے جو آپ کے پاس ہے۔

٧١) آپ جن افعال کی حقیقت ہی سے نا آشنا ہیں، انھیں دیکھ کر ان پر صبر کیسے کر سکتے ہیں کیونکہ آپ تو اپنے علم کے مطابق ان پر حکم لگائیں گے؟!۔

٧٢) موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: ان شاء اللہ آپ ضرور مجھے ان افعال پر صابر پائیں گے جو میں آپ سے رونما ہوتے دیکھوں گا۔ میں آپ کا اطاعت گزار رہوں گا اور آپ جو حکم دیں گے، میں اس میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔

٧٣) خضر نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: اچھا، اگر آپ نے میرے ساتھ چلنا ہی ہے تو میرا جو کام آپ دیکھیں، اس کے بارے میں مجھ سے کچھ نہ پوچھیں یہاں تک کہ میں خود اس کے سبب کی وضاحت کر دوں۔ (٧٤) پھر جب دونوں کا اس پر اتفاق ہو گیا تو وہ دونوں دریا کے کنارے کی طرف چلے یہاں تک کہ انھیں ایک کشتی ملی تو اس میں سوار ہو گئے۔ انھوں نے خضر علیہ السلام کی عزت و احترام کرتے ہوئے اجرت بھی نہ لی۔ خضر نے اس کشتی کے تختوں میں سے ایک تختہ اکھیر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: جن کشتی والوں نے بغیر اجرت اور کرائے کے ہمیں سوار کیا، آپ نے ان کی کشتی توڑ دی، اس لیے کہ اس کے سوار ڈوب جائیں؟! یقیناً آپ نے بڑا خطرناک کام کیا ہے۔ (٧٥) خضر نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: کیا میں نے آپ سے کہا نہیں تھا کہ آپ میرے کام دیکھ کر انھیں کسی صورت برداشت نہیں کر سکیں گے؟! (٧٦) موسیٰ علیہ السلام نے خضر سے کہا: میں نے آپ سے کیا ہوا عہد جو بھولنے کی وجہ سے پورا نہیں کیا، اس پر میری پکڑ نہ کیجیے اور اپنی صحبت کے بارے میں مجھے تنگی اور سختی میں نہ ڈالیں۔ (٧٧) پھر کشتی سے اترنے کے بعد وہ دونوں ساحل پر چلنے لگے اور انھوں نے ایک نابالغ لڑکا دیکھا جو دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ خضر نے اسے قتل کر دیا تو موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: آپ نے ایک بے گناہ معصوم کی جان لے لی جو نابالغ بھی نہیں تھا؟! یہ تو آپ نے بڑی ہی بے جا اور ناپسندیدہ حرکت کی ہے۔

نوائد: ❀ بندے پر اللہ کی مدد و نصرت اسی حساب سے نازل ہوتی ہے جس قدر وہ اللہ تعالیٰ کے حکم بجالاتا ہے اور اللہ کے حکموں کی تعمیل کرنے والے کی جو مدد ہوتی ہے، وہ کسی دوسرے کی نہیں ہوتی۔

❀ استاد کے ادب و احترام کا بیان اور شاگرد کو چاہیے کہ استاد سے انتہائی دھیما اور نرم لہجے میں بات کرے۔

❀ بھول چوک پر کوئی پکڑ نہیں ہوتی اور بھول چوک ذمہ دار ٹھہرانے کے ضمن میں نہیں آتی اور نہ اس پر کسی حکم کا نفاذ ہوتا ہے۔

❀ عالم فاضل شخص کو بھی کسی خاص فن میں ماہر شخص سے علم حاصل کرنے میں عار محسوس نہیں کرنی چاہیے اگر اسے اس میں مہارت نہ ہو، خواہ وہ شخص کئی اعتبار سے اس سے کم علم ہو۔

❀ علم اور دیگر فضائل کی نسبت صرف اللہ تعالیٰ کی طرف کرنی چاہیے، اس کا اقرار کرنا اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا چاہیے۔